...Mahmood Ahmad... ...RUL-MASIH, QADIAN-14351... Distt. Gurdaspur, Punjab, India

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۳۰　　شمارہ ۶

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۲۹ ربیع الاوّل ۱۴۰۱ھ　　۵ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش　　۵ فروری ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان - ۲ تبلیغ (فروری) — حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں الفضل مجریہ ۲۶ صلح (جنوری) کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضرت اقدس کو ابھی تک ضعف کی تکلیف چل رہی ہے۔"

احبابِ جماعت پوری توجہ اور التزام کے ساتھ بارگاہِ ربّ العزّت میں عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں جاری رکھیں کہ شافیٔ مطلق خدا محض اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر آن حضور پُر نور کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین

قادیان - ۲ تبلیغ (فروری) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ کی حیدرآباد سے مورخہ ۲/۴ تک قادیان پہنچنے کی توقع ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں شاملِ حال رہے اور بخیریت دار الامان میں لائے۔ آمین

★ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ ⁘

سیرالیون کے صدرِ مملکت کی طرف سے

جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کو مبارکباد

وزیرِ مملکت اور سیرالیون مسلم کانگریس کے سربراہ الحاجی سنوسی مصطفیٰ کی تقریر

ربوہ ۲۷ فتح (دسمبر) مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون کے وزیرِ مملکت اور سیرالیون کے مسلمانوں کی سب سے بڑی تنظیم "سیرالیون مسلم کانگرس کے صدر آنریبل الحاجی محمد سنوسی مصطفیٰ نے جمہوریہ سیرالیون کے صدر جناب ڈاکٹر سیاکا پی سٹیونز اور سیرالیون کے عوام کی طرف سے احبابِ جماعت احمدیہ کو دلی مبارکباد اور دعا کا پیغام پہنچایا۔ جس میں موصوف نے دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی رفاہی اور دینی سرگرمیوں پر اپنی برکات اور سلامتی نازل کرے۔ آمین۔

سیرالیون کے صدر محترم کا یہ محبت بھرا پیغام محترم الحاجی سنوسی مصطفیٰ سی پی ای ایم پی نے جماعت احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء کو دوسرے سیشن میں احبابِ جماعت سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔

محترم سنوسی صاحب سیرالیون کے مسلمانوں کے مقتدر راہنما ہیں اور جماعت میں شامل نہیں ہیں۔ وہ حضور ایدہ اللہ کی دعوت پر جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کے لئے آئے تھے۔

مکرم و محترم جناب الحاجی سنوسی مصطفیٰ کی تقریر کے مکمل متن کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔ آپ نے فرمایا:-

جنابِ صدر اور میرے پیارے مسلمان بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَیں آپ سب کو مبارک باد دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دنیائے اسلام پر خصوصًا اور باقی دنیا پر عمومًا اپنی برکات اور رحمتیں نازل فرمائے آمین۔

آجکل اسلامی دنیا اپنی تاریخ کے ایک اہم دَور میں سے گزر رہی ہے۔ اس کے دور رس اثرات مترتب ہوں گے۔

مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اسلام نے دوستی اور باہمی محبت اور خیر سگالی کے بندھنوں میں باندھ کر ہمیں بہت پہلے ہی آپس میں بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ اس بھائی چارہ کو ایک قدیمی شاعر نے یوں بیان کیا ہے کہ

"ہم سب بھائی ہیں
کسی بھی نسل سے ہوں
یا کسی بھی علاقے سے آئے ہوں۔"

یہی وہ جذبہ ہے اور یہی وہ رُوح ہے جس کی وجہ سے مَیں افریقہ کے مغربی ساحل پر واقع چھوٹے سے ملک جمہوریہ سیرالیون سے سفر کر کے آپ کے اس عظیم الشان مذہبی اجتماع میں حضرت امام جماعت احمدیہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) اور منتظمین جلسہ سالانہ کی گراں قدر دعوت پر شرکت کرنے آیا ہوں۔ تاکہ مَیں اپنے معمولی سے علم میں اضافہ کر سکوں۔ نیز جماعت احمدیہ نے قریبًا ساٹھ سال میں میرے ملک کی روحانی۔ تعلیمی اور طبّی ترقی میں جو خدمات انجام دی ہیں ان کے اس تجربے سے کچھ استفادہ کر سکوں۔

ہمارے دونوں ملک پاکستان اور سیرالیون جسمانی اور جغرافیائی دُوری کے لحاظ سے ایک دُوسرے سے بہت دُور واقع ہیں۔ اسی طرح آپ کا عظیم دار الحکومت اسلام آباد اور سیرالیون کا دار الحکومت فری ٹاؤن جو ایک قدیمی اور تاریخی شہر ہے یقینًا فضائی اور زمینی راستوں سے ہزاروں میلوں اور سمندروں کی دُوری پر واقع ہیں۔ لیکن رسول اکرم محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جو آسمانی پیغام امن اور بھائی چارے کا دیا، اس کی وجہ سے آج ہم یہاں پر دنیا کے کونے کونے سے آ جمع ہوئے ہیں۔ ہم ایک ہی طرح عمل کرتے ہیں۔ اور ایک ہی انداز سے سوچتے ہیں۔ اور پانچ نمازوں میں ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہوئے

اللّٰہ اکبر

کہتے ہیں۔ میں اسے محض اتفاق نہیں سمجھتا کہ مسلمان مردوں اور عورتوں کا یہ اجتماع بیسویں صدی میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے متحرک اور عظیم مرکز میں منعقد ہو رہا ہے۔ نشأۃِ ثانیہ کی یہ تحریک سات سمندر پار یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا میں بھی پہنچ چکی ہے۔ دنیا میں ہر جگہ ان کے مخلص اور فدائی مرد و زن پیدا ہو چکے ہیں۔ جو کہ مختلف نسلوں، رنگوں اور قوموں کے لوگ ہیں —!

اسلام کی آواز مختلف قوموں میں راہ نمائی اور مشاورت کا کام کر رہی ہے۔ تاکہ دنیا ترقی۔ آزادی اور انصاف حاصل کرے۔ ملکوں میں استحکام پیدا ہو۔ اور عالمی امن اور خوشحالی حاصل ہو۔ دنیا میں جب بھی کبھی امن اور عالمی بھائی چارے کی بات چلی ہے۔ احمدیت کا پیغام کبھی بھی خاموش یا غیر مؤثر نہیں رہا۔

مسلمان بھائیوں کے اس اجتماع میں شاید یہ مناسب نہ ہو کہ مَیں اپنے ملک سیرالیون میں جماعتِ احمدیہ کی خدمات کے لمبے چوڑے اعداد و شمار پیش کروں۔ لیکن میں اس وقت اپنے ہم وطنوں کے نزدیک جن میں مسلمان اور دیگر عوام بھی شامل ہیں مجرم ٹھہروں گا۔ اگر مَیں اس عالمی پلیٹ فارم سے جماعتِ احمدیہ کی بے شمار خدمات کو بھرپور خراجِ تحسین پیش نہ کروں۔

اس جماعت نے فرض شناسی۔ محنت۔ فدائیت اور اپنے مبلغین اور اُن کے ساتھیوں کی قربانیوں کے ذریعہ سیرالیون کے باشندوں اور دیگر اقوام کے لوگوں کی، جو میرے ملک میں بستے ہیں۔ گزشتہ ۵۴ سال میں اعلیٰ خدمات سر انجام دی ہیں۔ اور مسلسل انجام دے رہے ہیں۔

الحاج اے۔ آر۔ نیر کی خدمات ہمیں ہمیشہ یاد رہیں گی جو کہ ۱۹۲۱ء میں یہاں آئے اور انہوں نے احمدیت کی دینی تعلیم کو ہمارے لوگوں میں روشناس کرایا۔ ہمیں الحاج الیف۔ آر۔ حکیم کی بھی خدمات یاد رہیں گی جو کہ چار سال بعد ۱۹۲۵ء میں سیرالیون آئے۔ ان بزرگوں کی یاد

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ⁘

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۵ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش

"ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں"

بادی النظر میں تاریخِ عالم کا براہِ راست، گہرا اور اٹوٹ رشتہ زمانہ ماضی سے جڑا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ مگر بالواسطہ طور پر اس کے اثرات ہمارے حال اور مستقبل پر بھی مترتب ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی قوم کی مستند اور صحیح تاریخ اس کے لئے ایک ایسی مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے جس کی روشنی میں اگر وہ چاہے تو باآسانی حال کے دھندلکوں میں چھپی ہوئی اپنے تابناک مستقبل کی شاہراہ تلاش کر سکتی ہے۔ اس کے برعکس فرضی اور سراسر خلافِ واقعہ امور پر مبنی تاریخ نہ صرف افرادِ قوم کو اپنے ماضی کے اصلی خد و خال سے بیگانہ بنائے رکھتی ہے۔ بلکہ اس کے بھیانک اور مہلک ترین اثرات آنے والی نسلوں کے مستقبل کو بھی تاریک کرتے چلے جاتے ہیں۔

اس حقیقت کے اثبات کے لئے ہمیں زیادہ دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود ہمارے اپنے ملک میں طبقاتی کشمکش اور فرقہ وارانہ منافرت کی صورت میں آئے دن اُٹھنے والی تیز آندھیاں اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ایک ہی ملک اور قوم کے افراد میں ایک دُوسرے کے لئے پائی جانے والی نفرت اور دُوری کی سب سے بڑی اور بنیادی وجہ بلاشبہ انسانی ذہن کو مشتعل اور پراگندہ کرنے والی وُہ من گھڑت اور فرضی داستانیں ہی تو ہیں جو برطانوی دورِ حکومت میں سامراجیوں کے ناپاک عزائم کی تکمیل اور بے شمار سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر دیدہ و دانستہ ہندوستان کی تاریخ میں شامل کی گئیں اور یوں تعصب و نفرت پر مبنی اِن خود تراشیدہ روایات کے ذریعہ سے ذہنوں میں مستقل طور پر ایک ایسا زہر گھول دیا گیا جس کے مہلک اثرات سے ہم آج چھٹکارا حاصل نہیں کر سکے۔

زیرِ نظر شمارے کے صفحہ ۷ پر "منقولات" کے تحت ہم جناب بی۔ این پانڈے۔ سابق چیئرمین الٰہ آباد یونیورسٹی کا ایک حقیقت افروز تحقیقی مقالہ زیرِ عنوان "تاریخِ ہند کا جائزہ، نئے زاویہ سے" روزنامہ "ہند سماچار" جالندھر مجریہ ۲۶ جنوری ۱۹۸۱ء سے نقل کر رہے ہیں۔ مضمون نگار نے اس اہم اور نازک موضوع پر جس مؤثر، مدلل اور سُلجھے ہوئے انداز میں قلم اُٹھایا ہے اور اس سلسلہ میں اپنی محققانہ ذمہ داریوں کو جتنی بے باکی اور دیانتداری کے ساتھ بطریقِ احسن ادا کیا ہے اسے دیکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج ہمارے ملک میں جہاں ایک مخصوص طبقہ محض ذاتی مفادات کی تکمیل کے لئے مذہبی اور طبقاتی تعصب و تنگ نظری پر مبنی بہت سے غلط اور بے حقیقت تاریخی افسانوں کی بنیاد پر معصوم ذہنوں میں منافرت کے بیج بونے میں کوشاں ہے۔ وہاں جناب بی۔ این پانڈے جیسے روشن دماغ، انسانیت دوست اور حقیقت شناس افراد کی بھی کمی نہیں۔ جن کا ضمیر بیدار ہے۔ اور جو ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لئے اپنے دِل میں سچی تڑپ اور لگن رکھتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ چونکہ ایک امن پسند اور مُصلح جو روحانی جماعت ہے۔ اس لئے اس نے اپنے تمام تر ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لا کر ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ اہلِ وطن کے درمیان مکمل ہم آہنگی، مفاہمت اور اعتماد کی فضا پیدا کر کے ان کے دِلوں میں باہمی پیار و محبت، صلح و آشتی اور حقیقی انسانی ہمدردی کے پاکیزہ رشتوں کو فروغ دیا جائے۔ خود جماعت کا نوّے سالہ عملی کردار اس حقیقت پر شاہدِ ناطق ہے۔ کہ اس نے اپنے مخالفین کی تمام تر چیرہ دستیوں اور ابتلاء و آزمائش کے کٹھن سے کٹھن ادوار میں بھی تشدد، بدنظمی اور قانون شکنی کا کبھی سہارا نہیں لیا۔ بلکہ مظلومیت کے ہر صبر آزما مرحلے پر ہمیشہ اپنی امن پسندانہ روایات کو برقرار رکھا ہے۔

جہاں تک غلط اور بے بنیاد تاریخی روایات کا تعلق ہے (خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے فرماں روا کے دورِ حکومت کو داغدار کرتی ہوں) ہم انہیں ایک لحظہ کے لئے بھی درست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اگر فی الواقع کسی فرماں روا کے دورِ حکومت میں (خواہ وہ مسلمانوں کی طرف ہی کیوں نہ منسوب ہوتا ہو۔) ایسی طبقاتی بے انصافیاں سرزد ہوئی ہوں۔ تو ہم اپنی اعتدال پسندی کو بالائے طاق رکھ کر بلاوجہ اس کی صفائی پیش کرنا بھی درست اور مناسب نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس باب میں ہمارا مسلک مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زریں اور حقیقت افروز ارشاد کی تعمیل میں ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ:۔

"تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر ایک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کی حالت میں بھائی کو بھائی نے اور بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور آخرت کی پرواہ نہیں ہوتی ...... ہر ایک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہیئے کہ خودغرض بادشاہوں اور راجاؤں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ مخواہ کے کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصہ نہ لے۔ وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی۔ ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں۔ اور اپنے دِل کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں ایسا کر چکے ہیں۔"

(ستن بچن صفحہ ۱۰۱)

مضمون نگار جناب بی۔ این۔ پانڈے کی آواز دراصل شہزادۂ امن و سلامتی سیدنا حضرت اقدس بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کے اسی بصیرت افروز پیغام کی صدائے بازگشت ہے۔ جسے مفید اور مؤثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ واقعات و شواہد کی روشنی میں ہندوستان کی مسخ شدہ تاریخ کو نئی سمت دی جائے۔ تاکہ ملک کی آئندہ نسلوں کو تعصب و تنگ نظری کے بد اثرات سے بچایا جا سکے۔

(خورشید احمد انور)

سرورِ انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم

محسنِ انسانیتؐ پر ہوں سدا لاکھوں سلام
خیرِ اُمت پر ہو یارب بارشِ رحمت مدام

نُصرتِ حق کے لئے پیغمبر مخلصین مطلوب ہیں — ناصرانِ دینِ حق اللہ کو محبوب ہیں
مرحبا اُن کو جنہیں دل کی بشاشت ہے سدا — راہِ حق میں ہر طرح کی کلفتیں مرغوب ہیں
ہاں وہی ہیں مستحق اُس ذاتِ حق کے پیار کے — صدق سے جو شاہِ بطحا کی طرف منسوب ہیں
جس کے فیضانِ نبوت کا نہیں حد و حساب — میرے آقا اُس بڑی سرکار کے مندوب ہیں

سیدِ کونینؐ کے فیضان ہیں دُنیا میں عام
آپؐ ہی سب اوّلین و آخرین کے ہیں امام

کھلبلی اقوامِ عالم میں پڑی ہے جا بجا — شوکتِ اسلام سے اہلِ جہاں مرعوب ہیں
دینِ حق پر آئی ہے پھر بہارِ جاوداں — کامرانی کی ہوائیں سربسر مرطوب ہیں
اے خوشا! غالب رہیں گے امن کے پیغامبر — ظلم کے حامی ہمیشہ ہی یہاں مغلوب ہیں
اُسوۂ خیر الرسلؐ کا جو نہیں رکھتے لحاظ — حیف! وہ اللہ کے دربار میں معتوب ہیں

آپؐ کی تعلیم میں ہے امنِ عالم کا پیام
آپ کا ہے اے نبی الانبیاءؐ فیضانِ عام

کوئی اُمت بھی نہیں جس میں نہ آیا ہو نذیر — منکرینِ حق بلاشک ضال ہیں، مغضوب ہیں
مرتبے رُوحانیت کے کسب کے مرہُوں نہیں — بلکہ دربارِ خداوندی سے ہی موہُوب ہیں
پیشوایانِ مذاہب کا ہو دِل سے احترام — اہلِ حق سے بے رُخی کی عادتیں معیوب ہیں
پیار کا رشتہ ہو محکم ہم وطن احباب سے — نیکیوں میں باہمی ہمدردیاں محسوب ہیں

نازشِ بطحا پہ یارب ہوں سدا لاکھوں سلام
امنِ عالم کے پیمبر آپؐ ہی ہیں والسلام

عبدالرحیم راٹھور۔ دارالہجرت۔ ربوہ۔

خطبہ جمعہ

ہماری زندگی کی آئندہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے اس کیلئے ایک تیاری یہ ہے کہ ہر جگہ ہمارے مشن ہوں اور قرآن کی اشاعت ہو

اِس صدی کے استقبال کے سلسلہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت سے کام شروع ہو گئے ہیں اور بہت سی سہولتیں مہیا ہو گئی ہیں

ضروری ہے کہ افرادِ جماعت کی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا ہو اور وہ اسلام کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش مطابق ۱۵ فروری ۱۹۸۰ء بمقام محمود آباد سندھ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-
حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا

وَسِّعْ مَكَانَكَ

اور اس کے جلوے ہم ہر وقت، ہر جگہ دیکھتے ہیں۔ آج یہ مکان اللہ کا گھر اللہ کے بندوں کے لئے تنگ نظر آتا ہے۔ اس میں بھی وسعت پیدا ہونی چاہیئے۔

اور جوں جوں اجتماع بڑا ہو جائے۔ لاؤڈ اسپیکر کی زیادہ ضرورت پڑ گئی۔ اور لاؤڈ اسپیکر نے عادت ڈال دی آہستہ بولنے کی۔ اور لاؤڈ اسپیکر نے مطالبہ کیا منتظمین سے کہ وہ لاؤڈ اسپیکر کا نظام بہتر بنائیں۔ ورنہ لوگوں کو تکلیف ہوگی۔ اب مجھے کچھ پتہ نہیں کہ میری آواز آپ تک پہنچ رہی ہے یا نہیں۔ (سب جگہ آواز پہنچنے کی آواز دی گئی۔ فرمایا) خدا کرے پہنچتی رہے۔ رات کو نماز کے وقت لاؤڈ اسپیکر خراب ہو گیا تھا۔

صد سالہ جوبلی کا منصوبہ

جب بنا میں اُس وقت سے کہہ رہا ہوں جماعت کو، کہ ہماری زندگی کی آئندہ صدی، دوسری صدی جو ہے وہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں تیاری کرنی چاہیئے۔ چند سال پہلے کی بات ہے اس وقت پندرہ سال کچھ مہینے رہتے تھے، اس صدی کے شروع ہونے میں جس کو میں غلبۂ اسلام کی صدی کہتا ہوں۔ کچھ سال گزر گئے ہیں۔ اب تقریباً نو سال باقی رہ گئے ہیں اس صدی کے شروع ہونے میں جو ہمارے نزدیک اللہ تعالےٰ کی تقدیر میں غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس کے لئے جماعت نے فراخ دلی سے مالی وعدے کئے۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے ... ذہین نوجوان دینے شروع کئے۔ بچے دینے شروع کئے۔ جو جامعہ ... پڑھتے ہیں۔ بڑے ذہین ہیں مخلص ہیں۔ بہت اچھی وہاں نئی پود نکل رہی ... ضرورتیں تھیں، اس کے لیٔے اللہ تعالےٰ نے اس استقبال کے لئے جو ابتدائی کام تھے بہت سی سہولتیں مہیا کر دیں۔ اور بہت سے کام شروع ہو گئے۔ سویڈن میں مسجد بنانے کا پروگرام اسی منصوبے کے ماتحت تھا۔ گوٹن برگ میں ایک پہاڑی کی چوٹی پر بڑی اچھی مسجد بن گئی۔ اور اس کے نتیجہ میں وہاں اسلام میں، احمدیت لوگ پہلے کی نسبت بہت زیادہ داخل ہونے شروع ہو گئے۔ اس کے نتیجہ میں اس ملک میں

اسلام کی نمائندگی

کے بہتر سامان پیدا ہو گئے۔ اسلام کے خلاف جو بغض تھا وہ بہت حد تک دور ہونا شروع ہو گیا۔ اب وہ اسلام کا نام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام غصہ کی بجائے احترام سے لینے لگ گئے ہیں۔ ابھی کچھ ہیں ایسے شقی القلب اور بے نصیب جنہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو پہچانا نہیں۔ جنہوں نے پہچانا ہے انہوں نے بھی ابھی پوری طرح نہیں پہچانا۔ اتنا پہچان گئے ہیں کہ ایک ایسی ہستی ہے جس کے متعلق جب بات کریں تو عزت و احترام سے بات کرنی چاہیئے۔

سکنڈے نیوین کنٹریز (COUNTRIES) میں سے ایک ملک رہ گیا تھا ناروے۔ ناروے میں ڈنمارک اور سویڈن سے زیادہ جماعت ہے۔ لیکن وہاں نہ مشن ہاؤس تھا نہ کوئی نماز پڑھنے کی جگہ تھی۔ یہ بہت مہنگے ملک ہیں۔ انگلستان سے بھی زیادہ یہ مہنگے ملک ہیں۔ نہ پیسہ تھا کہ اتنی مہنگی کوئی عمارت خرید لی جائے۔ جو ہمارے کام آئے۔ نہ زمین مل رہی تھی۔ بہرحال کوششیں جاری تھیں۔ پچھلے سال اللہ تعالےٰ نے فضل کیا اور ایک بہت بڑی عمارت کافی بڑی رقم جو خدا تعالیٰ نے خود اپنے فضل سے مہیا کر دی تھی وہ خرچ کرنی پڑی۔ اور وہاں وہ عمارت مل گئی۔ نماز کے لئے جگہ بن گئی۔ لائبریری کے لئے جگہ بن گئی۔ اور

بڑی خوشی کے سامان

وہاں کی مقامی جماعت کے لئے بھی اور آپ کے اور میرے لئے بھی اللہ تعالےٰ نے مہیا کر دیئے۔

سپین عیسائیت کا گڑھ ہے کیتھولزم بڑا گہرا وہاں گڑا ہوا ہے۔ اسلام سے نفرت وہاں عام پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے کہ ایک وقت میں مسلمان وہاں کا حاکم تھا۔ پھر اپنی ہی غفلتوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے پیار کو وقتی طور پر انہوں نے کھویا۔ اور سارا ملک بھی کھویا۔ اس کے نتیجہ میں اور جہاں مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں مسلمان ہی مسلمان اور اسلامی معاشرہ اور اسلام کی شان اور خدا تعالیٰ کی محبت کے جلوے ان کی زندگی میں نظر آ رہے تھے وہاں بت پرستی شروع ہو گئی اور ایک عاجز انسان کو خدا بنا کے انہوں نے وہاں زندگی گزارنی شروع کی۔ اور طبعاً ان حالات کے نتیجہ میں انہیں بڑی سخت نفرت اسلام اور مسلمان سے تھی۔ نام نہیں لیتے تھے۔ ہماری سب سے بڑی مسجد مسلمانوں نے اپنے عروج کے زمانہ میں جو بنائی وہ سپین میں ہے۔ مسقف چھت اس کی بہت وسیع ہے۔ (ایک منزلہ چھت میں جان کے کہہ رہا ہوں۔ کیونکہ بعض مسجدیں ہی ہیں چھ چھ منزلہ ان کی بات نہیں میں کر رہا) ایک منزل ہے اور چالیس ہزار نمازی مسقف چھت کے نیچے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اتنی بڑی مسجد ہے جو ہاتھ سے نکل گئی۔ انہوں نے

وہاں ایک گرجا بنایا۔ ساری مسجد کو گرجا نہیں بنا سکتے تھے۔ کیونکہ ہر دن کا ہر لمحہ جو تھا وہ ان کا مضحکہ اُڑاتا، اتنی بڑی مسجد کو گرجا بنایا اور چند آدمی وہاں آئے عیسائی طریقے پر عبادت کرنے کے لئے۔ میں جب سنہء میں اس مسجد کو دیکھنے گیا تو مجھے وہ گرجا نظر ہی نہیں آیا۔ پرانی عظمتیں اور اُن کی یاد میرے ذہن میں آئی۔ تو

بڑی محبت کا اظہار

کیا ہے اُس زمانہ کے مسلمان نے خدا کے ساتھ اور خُدا کے گھر کے ساتھ۔ ہیرے جواہرات اور سونے سے وہاں نقش و نگار کر دیئے تھے۔ جڑاؤ کام کر دیا۔ اپنی جانوں پر اپنی عورتوں پر ہیرے جواہرات اور سونا خرچ نہیں کرتے تھے۔ خدا کے گھر پر خرچ کر دیا۔ یہ لوٹ کے لے گئے۔ ایک چھوٹا سا گرجا بنا دیا۔ نظر میری اُٹھی اُن ستونوں پر اُس کی وسعت پر اور کسی نے مجھے کہا وہ وہ دیکھیں (وہ" لمبا کیا دُوری بتانے کے لئے) ایک گرجا بھی بنا ہوا ہے اس مسجد کے اندر۔

مَیں نے سنہء میں یہ تجویز کی کہ تُم نے جو ہماری مسجدیں لی ہیں، ٹھیک ہے حالات بدلے، لے لیں۔ طلیطلہ میں ایک جگہ ایک چھوٹی سی مسجد ہے جو اس مسجد سے قریباً نصف کے برابر ہیں۔ مَیں نے کہا یہ ہمیں استعمال کے لئے دے دو ۲۰ سال کے لئے۔ مَیں نے وہاں اپنے مبلغ کو کہا ۲۰ سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے حق میں، جماعتِ احمدیہ کے حق میں، اس قسم کا انقلاب یہاں بپا ہوگا کہ اس کے بعد پھر یہ شکل بدل جائے گی۔ اس واسطے ان کو کہو کہ ۲۰ سال کے لئے نماز کے لئے استعمال کی ہمیں اجازت دے دیں۔ ساتھ ان کے مشن ہاؤس بھی بن سکتا تھا۔ حکومت کہے کہ ہم راضی ہیں۔ اور ہمیں اُمید بندھ گئی۔ لیکن جو وہاں کے

سب سے بڑے بشپ

اُنہوں نے کہا ہم نے تو کوئی نہیں دینی۔ ان کا وہاں بڑا اثر ہے۔ اس واسطے [illegible]ملی۔ پچھلے سال خدا تعالیٰ نے ایسا سامان پیدا کیا کہ وہ شہر قرطبہ [illegible] سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس سے قریباً ۲½ میل کے فاصلے پر زمین مل گئی۔ (مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے) اور اجازت مل گئی مسجد بنانے کی۔ یہ سب سے بڑی چیز ہے۔ مقامی منتظمہ نے بھی اجازت دی اور مرکزی حکومت نے بھی اجازت دی کہ بے شک یہاں مسجد بنا لو۔ اوسلو میں مل گئی۔ یہ زمین مل گئی۔ فرانس اور بلجیئم اور اٹلی رہ گئے ہیں۔ میرا خیال ہے اَور ایک سال میں یہاں بھی مساجد کا انتظام ہو جائے گا۔ یہ مَیں بتا رہا ہُوں کہ یہ بھی ایک تیاری تھی استقبال کی کہ ہر جگہ ہمارے مشن ہُوں۔ پھر قرآن کریم کی اشاعت کے بھی سامان پیدا ہو گئے۔ جلسے پر مَیں نے بتایا تھا کہ امریکہ میں ایک مطبع خانہ ایسا ملا ہمیں جس سے ہمارا تعلق قائم ہو گیا ہے۔ کوئی سات آٹھ مہینے کی خط و کتابت کے بعد بہت سے جھگڑوں کے بعد وہ راضی ہوئے قرآن کریم ہمارے لئے چھاپنے کے لئے۔ یہ مراحل جب طے ہو گئے تو چند دن کے اندر

بیس ہزار نسخے

[illegible]ہوں نے شائع کر دیئے۔ اور اس طرح ہمیں اُمید بندھ گئی کہ انشاء اللہ تعالیٰ [illegible]ل کو اگر ہمیں ۲۰ ہزار نہیں ۲۰ لاکھ کی بھی ضرورت پڑی تو سَو دوسو دن کے اندر ۲۰ لاکھ شائع کر دیں گے۔ بہت بڑا مطبع خانہ ہے۔ وُہ بھی مَیں [illegible] بتایا تھا کہ جلسہ سالانہ پر فضلوں کا منادی خلیفۂ وقت بن کر یہ تقریر دوسرے دن کیا کرتا ہے۔ یہ بھی اللہ کے فضلوں میں سے ایک فضل [illegible] گیا۔

اس چھوٹی سی تمہید کے بعد اس وقت مَیں جماعت کو مختلف پیرایہ میں ایک اور ضروری اور سب سے اہم بات کی طرف توجّہ دلا رہا ہُوں۔ اور وہ یہ کہ [illegible] یہ وعدہ کیا گیا کہ اسلام غالب آئے گا۔ اور غالب آئے گا حضرت [illegible] موعود، مہدیٔ معہود کی جماعت کے ذریعہ اور اللہ تعالیٰ اس جماعت کو یہ [illegible] عطا کرے گا کہ وہ ایک صحیح اور پاک تعلیم جو ہے اسلام کی اُس کو ساری دنیا میں پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

خدا تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں بار بار اس طرف انسان کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو جو مَیں وعدہ کرتا ہوں وہ پُورا ہوتا ہے۔ اِس واسطے جب خدا تعالےٰ نے یہ کہا۔ اسلام غالب آئے گا تو اسلام غالب آئے گا۔ اس زمانہ میں۔ قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں اسلام نے غالب آنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے فرمان دیئے انسان کو۔ اور اُن میں یہ ذکر ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام غالب آئے گا۔ اور آپؐ نے جو بھی فرمایا وہ

قرآن کریم کی ہدایت

اور تعلیم اور آیات قرآنی کی روشنی میں فرمایا جس شخص نے آنا تھا ہمارا عقیدہ ہے اور اس صداقت پر ہم قائم ہیں وہ آگیا۔ مسیح اور مہدی آ گئے۔ اُن کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے یہ عظیم کام لینا تھا۔

بتا مَیں یہ رہا ہُوں کہ خُدا نے کہا اسلام غالب آئے گا اسلام غالب آئے گا۔ ایک لحظہ کے لئے بھی تمام روکوں کے باوجود، جماعت کی مخالفت کے باوجود، جماعت کی غُربت کے باوجود، جماعت کی کمزوریوں کے باوجود، میرے دماغ میں یہ شُبہ پیدا نہیں ہوتا کہ یہ بات پُوری نہیں ہوگی۔ خُدا نے کہا ہے ہوگی۔ سو ہوگی۔ یہ حقیقت ہے۔

دُوسری حقیقت قرآن کریم نے یہ بیان کی ہے کہ اگر ماننے والی جماعت اپنی ذمّہ داریوں کو پُورا نہیں کرے گی۔ یاد دہانیوں کے باوجود، سمجھانے کے باوجود، پیار کے باوجود، نرمی کے باوجود، سختی کے باوجُود تو خُدا تعالیٰ ایک اور قوم لے آئے گا، اس جھنڈے تلے اور اُن کے ذریعہ سے غالب کرے گا۔ غالب تو ضرور کرنا ہے۔ اور کرنا جماعت احمدیہّ نے ہے۔ مگر افراد بدل جائیں گے، اس صورت میں۔ ہمارا دل یہ کرتا ہے کہ افراد نہ بدلیں۔ ہمارا دِل یہ کرتا ہے کہ میرے اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس عظیم انقلاب کو انسان کی زندگی میں بپا کرے۔ اِس لئے

بہت سے کام

خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور اپنی رحمت سے کر دیئے جن کی طرف مَیں نے کچھ اشارے کئے ہیں۔ جلسے پر بھی مَیں نے کہا تھا کہ نوٹ جو میرے ہاتھ میں ہیں وہ ۴۷ صفحے کے ہیں۔ اور جو تقریر مَیں کروں گا شاید دو چار پانچ صفحے سے آگے نہ بڑھ سکوں۔

جو سب سے اہم چیز ہے وُہ یہ ہے کہ جو اس وقت موجود جماعتِ احمدیہ کے افراد ہیں۔ اُن کی زندگی میں ایک انقلابِ عظیم بپا ہو۔ اسلامی تعلیم کے مطابق، اسلامی ہدایت کے مطابق ہمارے مرد اور ہماری عورتیں، ہمارے بڑے اور ہمارے چھوٹے، اور ہمارے جوان اور ہمارے بچے زندگی گزارنے والے ہوں۔ جب تک وہ انقلاب جو دُنیا میں خدا لانا چاہتا ہے وُہ ہماری زندگی میں نہیں آتا، ہم کس طرح اس انقلاب کو دُنیا میں بپا کر سکتے ہیں؟ یہ کہنا کہ ساری دُنیا میں اسلام غالب آئے گا، یہ کہنا کہ نوعِ انسانی — نوعِ انسانی کا مطلب یہ ہے کہ افریقہ کے رہنے والے قریباً سارے انسان، جنوبی امریکہ کے رہنے والے برازیل وغیرہ وہاں بہت سارے ممالک ہیں۔ وہاں کے رہنے والے سارے باشندے۔ شمالی امریکہ THE STATE جس کا بہت ذکر آج کل آرہا ہے، افغانستان کی گڑبڑ کی وجہ سے وہاں کے سارے باشندے جو ہیں، کینیڈا ہے، یورپ ہے NEAR EAST (مشرق قریب) اور MIDDLE EAST (مشرق وسطیٰ) اور FAR EAST (مشرق بعید) کے ممالک جو ہیں، جزائر جو ہیں، جاپان جو ہے، اور یہ جو کمیونسٹ ایشیا ہے اور جاپان اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اور فجی آئی لینڈ وغیرہ وغیرہ جہاں جہاں انسانی آبادیاں بستی ہیں وہ ساری کی ساری اسلام میں داخل ہو جائیں گی۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ وُہ مُسلمان کہلانے لگیں گے۔ مُسلمان کہلانا کسی خِطّے کا ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ اسلام وہاں غالب ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ وہاں

مُسلمان کہلانے والوں کی اکثریت

ہے۔ غلبۂ اسلام کے معنی یہ ہیں کہ وُہ اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی گزار رہے ہوں گے۔ اگر غلبۂ اسلام کے یہ معنی نہیں کہ وُہ اپنے آپ کو مُسلمان کہلانے لگیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ وہ صحیح شکل میں مسلمان ہو کے ان کی رُوح کے اندر اسلام داخل ہو چکا ہو۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اسلام کے معنی ہیں کامل اطاعت۔ اور مثال یہ دی ہے ہمیں سمجھانے کے لئے کہ جس طرح ایک بکرا جبراً (وہ تو اس کے اوپر جبر ہو رہا ہے تب) قصائی کی چھری کے نیچے اپنی گردن رکھ دیتا ہے اس طرح انسان اپنی مرضی سے اور طوعاً بغیر کسی قسم کے جبر کے خدا تعالیٰ کی اطاعت کے نیچے اپنی گردن رکھ دے۔ یہ ہے اسلام۔ یہ ہے اسلام کا غلبہ۔ جب ہم کہتے ہیں کہ اسلام ساری دُنیا میں غالب آجائے گا۔ تو ہم یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ساری دُنیا کے انسان اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے لگیں گے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کے پیار اور محبت کو حاصل کرنے والے ہوں گے روس آج یہ کہہ رہا ہے کہ میں زمین سے خدا کے نام اور آسمانوں سے خدا کے وجود کو مٹانے کے لئے قائم ہُوا ہوں۔ محمدؐ کا خُدا یہ کہہ رہا ہے کہ نہیں!۔ تمہارے ملک میں

بہت تھوڑے ذرّوں کی طرح

مُسلمان پایا جائے گا۔ یہ کشف میں نظارہ دکھایا گیا ہے حضرت مسیح موعود کو۔ وہ لوگ جو موجودہ تہذیب کی آزادانہ گندگی میں ملوث ہیں۔ امریکہ کو لے لو۔ لاکھوں کنواری بچیاں، بارہ اور اٹھارہ سال کے درمیان کی، وہ شادی کے بغیر بچے جن دیتی ہیں۔ اتنا گند وہاں پھیلا ہوا ہے۔ اُن میں سے ایک چیز اُبھر رہی ہے۔ اس گند میں سے۔ جس طرح کھاد ڈالی جاتی ہے گندی زمین میں اور وہاں سے گلاب کا پھول نکل آتا ہے۔ ایک وقت میں کثرت کھاد کی نظر آرہی ہوتی ہے۔ ایک وقت میں کثرت اور توجہ کو جذب کرنے کی طاقت اُس سختے کے گلاب میں ہوتی ہے جو پھول بن کے سامنے آجاتا ہے۔ بہرحال اس وقت تو اِکا دُکا وہاں احمدی ہیں۔ مثلاً احمدی مستورات ہیں۔ بعض کہتی ہیں ہم نقل کریں گی یورپ کی۔ اپنی بہنوں کو جو بے پردگی کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ میں کہتا ہوں امریکہ میں اُس گند میں ہماری نو احمدی بہنیں کہتی ہیں ہم نقل کریں گی صحابیاتؓ کی۔ اور وہ نقاب پہن کر بازاروں میں پھر رہی ہیں۔ یہ ہمیں ڈرانے کے لئے بھی نظارہ خدا دکھا رہا ہے۔ میں نے بتایا کہ خدا کہے گا تم نہیں کرتے میں ایک اَور قوم لے آؤں گا۔ خدا تعالیٰ کی کسی سے رشتہ داری نہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کی اجارہ داری نہیں کہ وہ کسی اَور پر اپنا رحم ہی نہیں کرے گا۔ ہر وہ انسان خواہ وہ افریقہ کا ہو، یورپ، امریکہ، چین یا رُوس کا جو بھی خدا سے پیار کرے گا اور

محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کے نقشِ قدم

پر چلے گا وہ خدا کی محبّت کو حاصل کرے گا۔ اور جو قومیں اس میں ترقی کریں گی ان میں سے جو سب سے زیادہ ترقی کرنے والی ہو گی وہ مرکز بن جائے گا اس تحریک کا۔ پاکستان کے ساتھ یا ہندوستان کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کو پیار ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند کے ساتھ جس کی زندگی کا نقشہ اگر ایک فقرہ میں کھینچنا ہو تو ہم یہ کہتے ہیں کہ عشقِ محمدؐ میں فانی ہو گئے۔ اپنا کچھ بھی نہیں رہا اور اس میں فخر محسوس کیا۔ اور اعلان کر دیا ع

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اور ہمارے کانوں میں وہ میٹھی آواز پڑی کلّ برکۃ من محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم۔ اگر خدا کی برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہو تو محمدؐ کے حلقۂ شاگردی میں داخل ہو جاؤ۔ اگر پاکستان نے اس تحریک کا مرکز بنے رہنا ہے تو اپنے عمل سے انہوں نے آگے بڑھنا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے قرآن کریم میں تقریباً سات سو احکام ہیں۔ اور ہر حکم قرآن کریم کا مرنے کے بعد قیامت کے دن تم سے سوال کرے گا۔ اور جواب طلبی کرے گا کہ میرے مطابق تم نے زندگی گزاری یا نہیں ــــ!

چونکہ اس وقت مرکز اور بعض پہلوؤں کے لحاظ سے مرکزیت اور قیادت پاکستان کی جماعتوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ میں اپنی سی کوشش کروں کہ آپ کے ہاتھ سے یہ قیادت نکل کے کسی اَور کے پاس نہ چلی جائے۔ سوچو۔ غور کرو۔ اور

یہ عہد کرو اپنے خُدا سے

کہ اَے خدا! تُو کہتا ہے پیار اور محبّت سے رہو۔ ہم آئندہ کبھی آپس میں لڑیں گے نہیں۔ پیار اور محبت سے رہیں گے۔ تم یہ کہو اپنے خدا سے کہ اے خدا! تُو کہتا ہے لَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ۔ ناجائز، ناحق، جھوٹ اور فریب کے ذریعہ سے ایک دُوسرے کے مال نہ کھایا کرو۔ اور ہم عہد کرتے ہیں کہ کسی کا مال ناجائز اور حرام نہیں کھایا کریں گے۔ احسان کریں گے احسان لیں گے نہیں کسی کا۔ تیرے بندوں سے پیار کریں گے۔ حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔ دُکھ دُور کرنے کی کوشش کریں گے۔ دُکھ پہنچائیں گے نہیں؛ نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے۔ خیالات میں بھی نہیں۔ ۱۹۷۴ء میں جو کچھ ہوا اُس وقت میں نے جماعت سے کہا تھا اور جماعت نے، میں خوش ہوں، بڑا اچھا نمونہ دکھایا۔ میں نے کہا تھا جن لوگوں سے تمہیں دُکھ پہنچ رہا ہے، جواب میں دُکھ نہیں پہنچانا۔ میں نے انہیں کہا تھا یہاں نہیں میں ٹھہرتا، میں تمہیں یہ کہتا ہُوں تمہارے دِل میں بھی اُن کے خلاف غصّہ نہ ہو۔ میں یہاں بھی نہیں ٹھہرتا، تمہاری زبانوں پر اُن کے لئے دُعا ہو خدا کے حضور کہ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے۔

بڑا اہم کام ہے جو ہمارے سپرد ہُوا۔

بڑی اہم ذمّہ داری

ہے اُس شخص کی جس نے خود کو حضرت مسیح موعود کے دامن کے ساتھ وابستہ کر لیا۔ جس نے یہ اعلان کیا کہ مہدی جس غرض کے لئے آیا ہے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہم ہر چیز کو قربان کر دیں گے۔ تم یہ اعلان کرو اور تمہارا عمل کچھ اَور ہو۔ ہوتا ہے۔ اس طرح بھی۔ لیکن اس پر خدا خوش نہیں ہُوا کرتا۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ برکتیں اور رحمتیں حاصل نہیں ہُوا کرتیں جن کا خدا تعالےٰ نے وعدہ دیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ مقصد حاصل نہیں ہوتا جس مقصد کے لئے ہر فردِ انسانی پیدا ہُوا۔ جس مقصد کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔ کئی جگہ سے اطلاعیں آجاتی ہیں کہ آپس میں لڑ پڑے ذرا ذرا سی بات پر۔ تم جب تک مٹی نہیں بن جاتے، جب تک تمہارا نفس مر نہیں جاتا، جب تک تم ہر دُوسرے کے لئے اکسیر نہیں بن جاتے، جب تک تم احسان اور پیار کا اُبلتا ہُوا چشمہ نہیں بن جاتے، اس وقت تک اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے۔

بہت سارے اَور بھی خطبے دوں گا۔ آپ پڑھا بھی کریں اور سُنایا بھی کریں سب کو، توجہ بھی دِلایا کریں۔ نو۹ سال ہیں اس میں یعنی اس صدی کے شروع ہونے میں جیسا کہ میں نے بتایا میں نے سوچا دُعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو بات واضح کی ہے وہ یہ ہے کہ احمدیت کی زندگی کی دُوسری صدی، غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اُس

غلبۂ اسلام کی صدی

کے استقبال کے لئے وہ جماعت چاہیئے جس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ع

صحابہؓ سے مِلا جب مجھ کو پایا

جب ہماری وہ صدی (یہ ہجری صدی کی نہیں میں بات کر رہا) ہماری زندگی کی صدی جو نو سال کے بعد آنے والی ہے۔ جب وہ اپنی صدی پر نظر ڈالے، جو موجود ہو جماعت اُس کے اُوپر اس صدی کی نگاہ پڑے، وہ کہیں صحابہؓ میں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ اُسی طرح اللہ سے عشق کرنے والے، اُسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلّم سے پیار کرنے والے۔ اُسی طرح نوعِ انسان کے خادم۔ اُسی طرح ظلمات کو دُور کرنے والے۔ اسی طرح بھائی چارے اور اخوت کو قائم

کرنے والے ہیں یہ لوگ (ذخیرہ وغیرہ) ۔ میں نے کہا سارے سو انکار ہیں ۔ ہر ایک پر چلنے والے ہیں یہ لوگ ۔ تب وہ صدی غلبۂ اسلام کی ہوگی مرکز احمدیت پاکستان میں رہتے ہوئے ۔ ہوگی تو ضرور ۔ لیکن اسے باہر نہ جانے دو ۔ پس دُعائیں کرو ۔ اور بہت دُعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ آپ کو آپ کا مقام پہچاننے کی توفیق عطا کرے ۔ بڑا بلند ہے مقام جہاں تک اللہ تعالیٰ آپ کو لے جانا چاہتا ہے ۔ قرآن کریم میں ایک جگہ آتا ہے کسی شخص کے متعلق وہاں مثال دی ہے کہ میں تو اُسے آسمانوں تک پہنچانا چاہتا تھا ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ میں تو اُسے آسمانوں تک پہنچانا چاہتا تھا ۔ مگر یہ نالائق جھک گیا زمین کی طرف ۔ خاک میں ملنے کی اس نے کوشش شروع کر دی ۔ اس طرح نہیں بنتا ۔ بلکہ جب خدا تعالےٰ نے یہ چاہا کہ ہمیں آسمانوں کی

بلندیاں اور رفعتیں

عطا کرے تو خدا تعالیٰ ہمیں ہر اُس ناپاکی اور پلیدگی اور گناہ اور غفلت سے محفوظ رکھے جس کے نتیجہ میں ہم وہاں نہ پہنچ سکیں جہاں وہ ہمیں پہنچانا چاہتا ہے ۔

پس دُعائیں کریں اور اپنی زندگیوں میں انقلابِ عظیم بپا کرنے کی کوشش کریں ۔ اور اپنے آپ کو اُس وقت کے لئے تیار کریں جب جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت اپنی زندگی کی اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہوگی ۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمانوں پر ان کے لئے دُعائیں کر رہے ہوں گے ۔ اور خدا سے کہہ رہے ہوں گے کہ اے خدا ! تیرے یہ بندے واقعہ میں اس قابل ہیں کہ اس صدی میں جو آرہی ہے آگے ، تیرے دین کو ساری دُنیا اس معنی میں غالب کر دیں ۔ میں مثال دے دیتا ہوں ۔ ایک پریس کانفرنس میں جرمنی میں اسلامی تعلیم میں بتا رہا تھا ۔ تو ایک صحافی مجھ سے پوچھنے لگا ، (باتیں سُن کے اُس پر اثر ہوا) کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے سارے باشندوں کو آپ مسلمان بنالیں ؟ میں نے کہا نہیں ، میں یہ چاہتا ہوں کہ اسلام کا حُسن کچھ اس طرح تمہارے سامنے پیش کروں کہ تم مجبور ہو جاؤ اسے قبول کرنے کے لئے ۔ سختی سے تو نہیں کرنا ہم نے ۔ خدا آپ کے اندر یہ اہلیت پیدا کر دے کہ اسلام کے

حُسن اور احسان کے جلوے

دُنیا آپ کی زندگیوں میں کچھ اس طرح دیکھے کہ وہ مجبور ہو جائے اسلام کو قبول کرنے پر اور یہ گواہی دینے پر کہ اسلام اس قسم کا انسان ، اس قسم کا مرد ، اس قسم کی عورت ، اس قسم کا بڑا ، اس قسم کا بچہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور اپنے ہی فائدہ کے لئے ۔ اپنے جسمانی فائدہ کے لئے بھی ، اپنے ذہنی فائدہ کے لئے بھی ، اپنے اخلاقی فائدہ کے لئے بھی ۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے رُوحانی فوائد کے لئے بھی ۔ وہ یہ سمجھیں کہ اسلام سے باہر وہ دولتیں اور رحمتیں ہمیں نہیں مل سکتیں ، وہ عزتیں اور رفعتیں ہم حاصل نہیں کر سکتے جو اسلام میں داخل ہو کے ہم کر سکتے ہیں ۔ اس لئے ہمیں داخل ہو جانا چاہیئے ۔ آپ نے ایک نمونہ پیش کرنا ہے دُنیا کے سامنے ۔ آپ نے دُنیا کو بتانا ہے کہ وہ کونسی راہ تھی جس پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم آج بھی ہمیں نظر آرہے ہیں ۔ وہ راہ جو سیدھی خدا تعالےٰ کی رحمتوں اور اس کی رضا کی جنتوں کی طرف لے جانے والی ہے ۔ اس کے لئے تیاری کریں ۔ تیاری کرنا شروع کر دیں ۔ ان نو (۹) سالوں میں یہ انقلابِ عظیم جماعتِ احمدیّہ کی زندگی میں بپا ہو جانا چاہیئے تاکہ وہ اس سے بہت بڑا انقلابِ عظیم جو نوعِ انسانی کی زندگی میں بپا ہونا ہے ۔ اس کے سامان ہو جائیں ۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ۔

میں نمازیں جمع کراؤں گا ۔ عصر کی نماز بھی پڑھیں گے ۔ جو دوست مقامی ہیں وہ دو رکعتیں میرے سلام پھیرنے کے بعد ، یعنی میں دو رکعتیں پڑھ کے سلام پھیروں گا ۔ وہ اپنی پوری کریں ۔ جو یہاں مسافر ہیں وہ میرے ساتھ سلام پھیریں ۔ اور قصر کریں ۔

(بحوالہ روزنامہ " الفضل " ربوہ مجریہ ۶ ؍ نومبر ۱۹۸۰ء)

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی دیارِ حبیبؑ میں !

اہم مصروفیات پر مشتمل چند مزید دلچسپ اور ایمان افروز کوائف

قادیان ۔ ۳۱ ؍ صلح (جنوری) ۔۔۔ قابلِ فخر عالمی اعزاز یافتہ احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی مورخہ ۲۵ ؍ ماہِ رواں کو جماعتِ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان میں تشریف آوری اور دیارِ حبیبؑ میں اپنے مختصر سے عرصۂ قیام کے دوران موصوف کی مختلف اہم جماعتی مصروفیات کی تفصیل بدر کے گزشتہ شمارے میں ہدیۂ ناظرین کی جا چکی ہے ۔ یہ رپورٹ تنگیٔ وقت کی بناء پر چونکہ انتہائی عجلت میں قلمبند کی گئی تھی ۔ اس لئے بعض دلچسپ اور ایمان افروز کوائف احاطۂ تحریر میں نہیں لائے جا سکے ۔ اس سلسلہ میں ادارہ بدر کو بعد میں مزید جو تفاصیل حاصل ہوئیں ، انہیں قارئینِ بدر کے ازدیادِ علم و ایمان کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

گورونانک یونیورسٹی کی کانووکیشن تقریب :

مورخہ ۲۵ ؍ صلح (جنوری) کو گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے اعزاز میں جو کانووکیشن تقریب منعقد ہوئی ۔ اس میں محترم موصوف کی خواہش کے احترام میں آپ کے دو اساتذہ کرام جناب لالہ ہنس راج صاحب بھلا اور جناب لالہ اِش کمار صاحب کو بھی ڈائس پر آپ کے ساتھ بٹھایا گیا تھا اور ان ہر دو اصحاب کو بھی یونیورسٹی کی طرف سے خصوصی اعزازات عطا کئے گئے ۔ کانووکیشن ایڈریس میں محترم ڈاکٹر عبد السلام نے اپنے ان واجب التعظیم اساتذہ کرام کی شان میں بھی تعریفی کلمات کہے ۔ یونیورسٹی کے کانووکیشن فنکشن اور قادیان کی استقبالیہ تقریب میں محترم ڈاکٹر صاحب نے انتہائی سلیس اور سلجھی ہوئی پنجابی زبان میں خطاب فرمایا ۔ جنہیں ہر دو تقاریب کے سامعین نے پوری توجہ اور انہماک سے سُنا ۔ اور بے حد پسند کیا ۔

کانووکیشن تقریب کے اختتام پر گورنر پنجاب آنریبل جے سُکھ لال ہتھی چانسلر یونیورسٹی کی جانب سے دئیے گئے عصرانہ میں ہر دو اصحاب نے ایک مخصوص کمرے میں بیٹھ کر چائے نوش کی اور مختلف امور پر باہم تبادلۂ خیالات کیا ۔ اس موقعہ پر آنریبل گورنر پنجاب نے ایک حوالۂ قرآن مجید کے متن سے متعلق اپنی خصوصی دلچسپی کا اظہار فرمایا ۔ چنانچہ انگریزی ترجمۃ القرآن کے اس حصہ پر نشان لگا کر محترم ڈاکٹر صاحب کے دستخط کے ساتھ یہ نسخہ قادیان سے جناب گورنر صاحب کی خدمت میں اور ایک نسخہ جناب ڈاکٹر کے ۔ ایس ۔ گل صاحب وائس چانسلر کی خدمت میں بھجوا دیا گیا ہے ۔

دیارِ حبیبؑ میں سجداتِ شکر کی بجا آوری

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب اگرچہ انڈین فزکس ایسوسی ایشن کی دعوت پر ہندوستان تشریف لائے تھے تاہم مرکزِ احمدیت قادیان میں آپ کی تشریف آوری سراسر ذاتی نوعیت کی اور خالصتاً للّٰہی اغراض کے ماتحت تھی ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کو کافی عرصہ پہلے سے مطلع فرما دیا تھا کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اس کی خصوصی تائید و نصرت کے طفیل حاصل ہونے والے عظیم اور قابلِ فخر عالمی اعزاز پر میں بطور شکرانہ " بیت الدعا " میں سجداتِ شکر بجا لانے کا متمنی ہوں ۔ لہٰذا قادیان میں میرے مختصر سے عرصۂ قیام کے دوران مجھے اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں ۔ چنانچہ مورخہ ۲۵ ؍ صلح (جنوری) کو قادیان تشریف لانے کے بعد استقبالیہ تقریب اور دیگر ضروریات سے فارغ ہو کر محترم موصوف سب سے پہلے " بیت الدعا " میں تشریف لے گئے اور وہاں شکرانہ کے نوافل ادا کئے ۔ اس کے بعد بھی آپ رات کے مختلف اوقات میں دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے لئے " بیت الدعا " میں تشریف لے جاتے رہے ۔ مورخہ ۲۶ ؍ صلح (جنوری) کو بعد نماز فجر آپ نے مزارِ مبارک پر جس وارفتگی کے عالم میں لمبی اور پُرسوز دُعا فرمائی اسے دیکھ کر وہاں پر موجود اخباری نامہ نگار اور دیگر سربرآوردہ اصحاب بھی بے حد متاثر ہوئے ۔ مزار مبارک کے علاوہ موصوف نے اپنے بعض بزرگان کی قبور پر بھی دُعا کی ۔ دورانِ قیام آپ نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی معیت میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے شوروم کا معائنہ فرمایا ۔ اور مسجد اقصیٰ میں بھی تشریف لے گئے ۔

دربار صاحب امرتسر میں سروپا

حسب پروگرام مورخہ ۲۶ ؍ ۱ ؍ ۸۱ کو محترم ڈاکٹر صاحب نے دہلی کے لئے روانہ ہونا تھا ۔ امرتسر پہنچنے پر دربار صاحب میں سکھ مذہب کی روایات کے مطابق آپ کے اعزاز میں سروپا پیش کیا گیا ۔ ازاں بعد ائر پورٹ پر گورونانک یونیورسٹی کے وائس چانسلر ، ڈپٹی رجسٹرار اور بہت سے سربرآوردہ افراد اور احبابِ جماعت نے آپ کو پُرخلوص الوداع کہی ۔

منقولات

"تاریخ ہند کا جائزہ ... نئے زاویہ سے"

از جناب بی۔ این پانڈے، سابق چیئرمین۔ الہ آباد یونیورسٹی

۱۹۵۰ء کے بعد میں یونیسکو کے ساتھ تعاون سے متعلق ہندوستان کے قومی کمیشن نے پرائمری اسکول اور انٹرمیڈیٹ کلاسوں میں رائج تاریخ کی نصابی کتابوں کو بہتر بنانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ اسی کے کنوینر ڈاکٹر ذاکر حسین تھے۔ جو اس وقت مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر تھے۔ کمیٹی نے تجویز پیش کی کہ ہندوستان کی قومی صورت حال کے پیش نظر حقائق پیش کرتے وقت مختلف گروپوں، مذہبوں اور فرقوں کے درمیان یکجہتی پر زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

بدقسمتی سے ہمارے اسکولوں اور کالجوں میں کئی نسلوں سے یوروپی مصنفوں کی لکھی ہوئی تاریخ پڑھائی جا رہی ہے۔ یوروپی تحریروں نے ہندوستانیوں کو جس تعصب کے گھیرے میں قید کیا تھا اس میں سے وہ اب تک نکل نہیں سکے ہیں۔ اس نام نہاد تاریخ نے پڑھنے والوں کے ذہنوں پر نہ مٹنے والے اثرات قائم کئے اور قومی زندگی کو پراگندہ کر دیا۔ انہوں نے تفریق پر زور دیا اور ایسی تصویر پیش کی جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات پر تشدد، لڑائی اور زنا بالجبر وغیرہ کا رنگ چڑھایا گیا۔ برطانوی حکومت کے سرکاری ریکارڈ کو ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح "لڑاؤ اور راج کرو" کی پالیسی کو فروغ دینے کے لئے ان جذبات کو استعمال کیا جاتا تھا۔ ہندوستانی امور کے وزیر جارج فرانسس ہملٹن نے ۲۶ مارچ ۱۸۸۸ء کو لکھا تھا "ہمیں نصابی کتابیں اس طرح تیار کرنا چاہیئیں کہ مختلف فرقوں کے درمیان اختلافات کو تقویت حاصل ہو۔" اس نے ۱۴ جنوری ۱۸۸۷ء کو گورنر جنرل ڈفرن کو لکھا۔ "مذہبی اختلافات ہمارے لئے بہت فائدہ مند ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستانی تعلیم اور تدریسی سامان سے متعلق کمیٹی اس بات کا خیال رکھے گی۔" اس طرح ایک سوچی سمجھی پالیسی کے تحت ہندوستانی تاریخ کی کتابوں میں غلط باتیں شامل کی گئیں اور انہیں مسخ کیا گیا۔ ان میں لکھا گیا کہ وسطی دور کے مسلم بادشاہوں نے اپنی ہندو رعایا پر بہت ظلم کیا۔ نیز ہندو اور مسلم عوام کی سماجی، سیاسی اور اقتصادی زندگی میں کوئی قدر مشترک نہیں تھی۔

آئیے ہم ان الزامات کی حقیقت کی جانچ کریں۔ قاضی مغیث الدین نے لکھا ہے کہ "دور وسطی میں ہندوستان کا سربراہ حکومت مسلم ضرور ہوتا تھا لیکن ملک اسلامی ریاست نہیں تھی۔ ریاست قرآن، حدیث یا فقہ پر کاربند نہ تھی۔ اس وقت کی ہندوستانی سلطنت کو مذہبی ریاست کہنا غلطی ہوگا۔ کیونکہ وہ مسلم مذہبی پیشواؤں کی ہدایت پر نہیں چلتی تھی۔" ۱۳ ویں صدی سے لیکر اس کے بعد تک ہندوستان کے ہر ایک بادشاہ نے شریعت کے مطابق حکومت چلانے سے معذوری ظاہر کی اور اسے ناقابل عمل بتایا۔ علاؤ الدین خلجی اور قاضی مغیث الدین کی بحث مشہور ہے۔ علاؤ الدین نے قاضی سے کہا تھا "میں وہی حکم دیتا ہوں جسے حکومت کے حق میں بہتر سمجھتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ قیامت کے روز خدا میرے ساتھ کیا سلوک کریگا۔" پروفیسر ایم۔ حبیب نے لکھا ہے "یہ صحیح ہے کہ جو پاسبان صدیوں تک ہندوستان کے تخت پر مسلم بادشاہ بیٹھے تھے... وہ غیر ممالک سے تھا لیکن وہ صرف اس وجہ سے اس ملک پر حکومت کرنے میں کامیاب ہوئے کہ ان کا اقتدار اسلامی اقتدار نہ تھا۔ دوسری صورت میں ان کا راج ایک نسل سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔"

حقائق کس طرح مٹائے گئے

میں کچھ مثالیں پیش کرتا ہوں جن سے معلوم ہوگا کہ کس طرح حقائق کو مسخ کیا گیا۔

۱۹۲۸ء میں ٹیپو سلطان کے بارے میں تحقیق کے دوران میں نے تاریخ کی ایک نصابی کتاب دیکھی جو اترپردیش، بہار، بنگال، آسام، اڑیسہ میں دسویں جماعت کے لئے منظور کی گئی تھی۔ اس میں ٹیپو سلطان سے متعلق باب میں لکھا تھا "تین ہزار برہمنوں نے اسلام سے تنگ آکر خودکشی کر لی تھی"۔ اس کے مصنف کلکتہ یونیورسٹی کے شعبہ سنسکرت کے سربراہ مہامہو پادھیائے ڈاکٹر ہر پرشاد شاستری تھے۔ میں نے فوراً انہیں خط لکھ کر پوچھا کہ یہ معلومات کہاں سے حاصل ہوئیں۔ کئی بار یاددہانی کرانے کے بعد انہوں نے جواب دیا کہ یہ حقائق انہیں میسور گزٹ سے حاصل ہوئے۔ میسور گزٹ الہ آباد یا کلکتہ کی امپیریل لائبریری میں نہیں تھا لہذا میں نے میسور یونیورسٹی کے اس وقت کے وائس چانسلر سر برجیندر ناتھ سیل کو ایک خط لکھا۔ انہوں نے وہ خط پروفیسر سری کانتیا کے حوالے کر دیا جو کہ اس وقت میسور گزٹ کے ایک نئے ایڈیشن کی تدوین میں مصروف تھے۔ پروفیسر کانتیا نے مجھے لکھا کہ تین ہزار برہمنوں کی خودکشی کا ذکر میسور گزٹ میں کہیں نہیں ہے۔ انہوں نے تاریخ کا مطالعہ کرنے والے کی حیثیت سے یقین ظاہر کیا کہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ ٹیپو سلطان کے وزیر اعظم اور سپہ سالار دونوں ہی برہمن تھے جن کے نام علی الترتیب پورنیا اور کرشن راؤ تھے۔ انہوں نے مجھے ۱۵۶ مندروں کی فہرست بھی بھیجی جن کو ٹیپو سلطان سالانہ امداد دیتا تھا۔ نیز سرنگیری مٹھ کے جگت گرو شنکر آچاریہ کے نام اس کے خطوط کی ۳۰ فوٹو اسٹیٹ کاپیاں بھی بھیجیں جن سے ان کے گہرے تعلقات تھے۔ میسور کے دیگر حکمرانوں کی طرح ٹیپو سلطان بھی روز ناشتہ سے قبل سری رنگ پٹنم کے قلعہ کے اندر واقع رنگا ناتھ دیوتا کے مندر میں جاتا تھا۔

جب میں الہ آباد یونیورسٹی کا چیئرمین تھا تو میرے سامنے سومیشور ناتھ مہادیو کے مندر کی جائداد کا معاملہ آیا۔ جس کے دو دعویدار تھے۔ ایک دعویدار نے شہنشاہ اورنگ زیب کے ان فرمانوں کی فائل تیار کی تھی جو اس مندر کے لئے جاگیر منظور کئے جانے سے متعلق تھے۔ میں بھونچکا رہ گیا کہ جو اورنگ زیب مندر شکن کی حیثیت سے مشہور تھا وہ دیوی کی پوجا اور بھوگ کے لئے جاگیر کس طرح منظور کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے سوچا یہ دستاویزات ضرور جعلی ہوں گی۔ تاہم کسی فیصلہ پر پہنچنے سے قبل میں نے ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو کی رائے لینا ضروری سمجھا جو کہ فارسی کے ایک بڑے عالم تھے۔ انہوں نے فرمانوں کی جانچ کے بعد کہا کہ یہ فرمان بالکل اصلی ہیں انہوں نے اپنے منشی سے جنگم باڑی شیو مندر کی فائل لانے کو کہا جس کا مقدمہ الہ آباد ہائی کورٹ میں ۱۵ برس سے چل رہا تھا۔ اس مندر کے مہنت کے پاس بھی ایسے کئی فرمان تھے جن میں سے ایک فرمان اورنگ زیب نے اس مندر کو جاگیر دی تھی۔ اب میرے سامنے اورنگ زیب کا ایک نیا کردار آیا۔ ڈاکٹر سپرو کے مشورے پر میں نے ملک کے کئی مندروں کے منتظمین کے پاس خط بھیج کر اورنگ زیب کے اس قسم کے فرمانوں کی فوٹو اسٹیٹ کاپی بھیجنے کی درخواست کی۔ مجھے اس وقت بڑی حیرانی ہوئی جب میں نے مہاکلیشور (اجین)، بالاجی مندر (چترکوٹ)، امیانند مندر (گوہاٹی)، شترونجے کے جین مندر نیز گورو دواروں کو جاگیر دیئے جانے سے متعلق اورنگ زیب کے فرمانوں کی نقلیں دیکھیں۔ یہ فرمان ۱۶۵۹ء سے ۱۶۸۵ء تک کے دوران جاری کئے گئے تھے۔

کما از کم شیواجی کی بھی کئی مسلم مورخوں نے تعریف کی ہے۔ مسلمانوں اور ان کی شریعت کے بارے میں ان کی پالیسی فراخدلانہ تھی۔ وہ ہندو اور مسلم رعایا میں کوئی امتیاز نہیں کرتا تھا اور سب کو برابر حقوق دیتا تھا۔ اس کا پرائیویٹ سیکرٹری شیخ حیدر تاجی تھا۔ نیز اس کا داؤد خانا اور بحریہ کا ایڈمرل دونوں ہی مسلمان تھے۔ شیواجی کے دادا مالوجی حضرت شاہ شرف الدین کے معتقد تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹوں کے نام بھی شاہ جی اور شریف جی رکھے اول الذکر شیواجی کے باپ تھے۔ شیواجی خود بھی کلسی کے بابا یاقوت کے معتقد تھے۔

اکبر کے خلاف ہلدی گھاٹی میں رانا پرتاپ کی جنگ کو مذہبی جنگ کہا جاتا ہے۔ حالانکہ راجہ مان سنگھ کی کمانڈ میں اکبر کی فوج ۴۰ ہزار راجپوتوں اور ۱۰ ہزار مغلوں پر مشتمل تھی۔ اسی طرح رانا پرتاپ کی فوج میں بہت سے پٹھان تھے۔ جن کی کمان حکیم خاں سور نے کی۔ جالور کے پٹھان راجہ تاج خاں نے اپنی ایک ہزار فوج کے ساتھ رانا پرتاپ کا ساتھ دیا جس جنگ میں راجپوت راجپوتوں کے خلاف اور پٹھان مغلوں کے خلاف لڑے... اسے مذہبی جنگ کیسے کہا جا سکتا ہے۔

سکھ گوروؤں اور مسلمانوں کے درمیان گہرے تعلقات تھے۔ سکھ گورو... دربار صاحب امرتسر کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے عظیم صوفی سائیں میاں میر کو بلایا۔ مہاراجہ سردار رنجیت سنگھ کا ایک... لاہور گیا اور پانچ... سونے کا بنایا۔

رنجیت سنگھ کے دور میں مسلمانوں کو برابر کے حقوق حاصل تھے۔ ان کا وزیر اعظم مسلمان تھا اور وہ عزیز راجوری میں سے ایک مسلم تھی۔

مذکورہ بالا حقائق کے پیش نظر ضروری ہے کہ تاریخ کی تعلیم کو نئی سمت دی جائے تاکہ ملک کی آئندہ نسلوں کو نفرت اور تعصب سے بچایا جا سکے۔ آخر میں میں گاندھی جی کے الفاظ نقل کروں گا۔ "ہمارے پاس ہندو اور مسلم مورخوں کی لکھی ہوئی تاریخ کے ایسے موجود ہیں جن سے ثابت ہے کہ ہم ہندوستان میں امن اور میل جول کے ساتھ رہتے تھے۔ آپسی دشمنی نہیں ہے جو ہمیں انگریزوں نے دی ہے۔" (روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۶ جنوری ۱۹۸۱ء)

انجیلی معجزات کی چند مثالیں

از مکرم سیٹھ عبد العزیز صاحب نیوجرسی ۔ امریکہ

اللہ تعالیٰ انبیاء کی خاص نصرت اور مدد فرماتا ہے۔ انہیں غلبہ عطا کرتا ہے اور انکی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ نصرت معجزانہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ابتداء میں نبی اکیلا ہوتا ہے اور پھر اُس کے ماننے والے تھوڑی تعداد میں ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف مخالفین کی اکثریت ہوتی ہے۔ اُن کے پاس مال و دولت ہوتی ہے۔ وہ طاقتور ہوتے ہیں۔ غرضیکہ انبیاء کے مخالفین کے پاس ایسے ذرائع ہوتے ہیں جن سے اُن کی کامیابی یقیناً نظر آتی ہے۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ مخالفین بُری طرح سے ناکام اور خدا کا نبی اور اُس کی جماعت انجام کار کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔ ابتداء میں نبی کی جماعت کی مثال ایک کمزور پودے کی طرح ہوتی ہے جو تیز ہوا کے جھونکے سے کبھی دائیں اور کبھی بائیں جھک جاتا ہے۔ لیکن آخر میں اللہ تعالیٰ اُسے ایک مضبوط درخت بنا دیتا ہے جس کی جڑیں دُور تک زمین کے اندر چلی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ انبیاء کی دعاؤں کو معجزانہ قبولیت بخشتا ہے تا کہ وہ مخالفین کے لئے اتمام حجت اور مومنین کے لئے ازدیاد ایمان ہوں۔ بہت تھوڑے لوگ ہوتے ہیں جو معجزات سے فائدہ اٹھاتے ہیں معجزہ سے انکار کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ پھر معجزات میں ایک حد تک اخفا کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ یہ اس لئے کہ ہدایت دینے کی ذمہ داری صرف اللہ نے ان لوگوں کے لئے رکھی ہے جو صحیح رنگ میں ہدایت کے لئے کوشش کرتے ہیں

والّذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سُبُلنا۔

مخالفین کے ہر مطالبہ کو انبیاء منظور فرما نہیں لیتے اور ہر منہ مانگے معجزہ کو پُورا نہیں کر دیتے اصل وجہ اور حقیقت یہ ہے کہ سارے معجزات اور کرامات کا منبع اور سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور وہ کسی کا تابع نہیں۔ جب بھی کوئی خوارق عادت امر کسی نبی کے حق میں ظاہر ہو۔ وہ خدا کی طرف سے نبی کی نصرت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور نبی عموماً اِس خدائی نصرت کا برملا اظہار کرتا ہے۔ [illegible] کے سارے معجزات کو ہم تسلیم نہیں کر سکتے اُس کی [illegible] قدرے لیب کے بعد لکھی گئیں۔ اور اُن میں بیان کردہ معجزات نصرانیت کی تبلیغ و اشاعت کی غرض کے لئے تھے اس سلسلہ میں لینڈس برگ کی کتاب ان سرچ آف مسٹنگ پرسنز [illegible] ...

اناجیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہیں بلکہ خدا کے طور پر پیش کیا ہے۔ اور پھر معجزات کو بھی اِس رنگ میں پیش کیا ہے تاکہ یسوع کی خدائی ثابت ہو۔ انجیل کے لکھنے والے عہد نامہ قدیم کے انبیاء اور اُن کے معجزات سے اچھی طرح واقف تھے۔ لہذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات و کرامات کی کیفیت و کمیت میں اس طرح تبدیلی کی گئی کہ گزشتہ انبیاء کے معجزوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہر طرح اعلیٰ اور برتر ثابت ہوں۔ انجیلی معجزات تین سال کے محدود عرصہ میں وقوع پذیر ہوئے جس کو انسان نے بزعم خود خدا ٹھہرا لیا ہو اُسی کے معجزات اتنے مختصر عرصہ پر ممتد ہو سکتے ہیں مکانی لحاظ سے یہ معجزے فلسطین کی حدود سے باہر نہ نکل سکے۔ ایسا خدا تو بہت کمزور ہے۔ غیر مذاہب کے لوگ عموماً اور مسلمان خصوصاً انجیلی معجزات سے یہ تاثر لیتے ہیں کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے ہیں جو خدا کے نبی تھے۔ یہ غلط تاثر اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ پادری صاحبان سابقہ انبیا کے معجزات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ و موازنہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نبی مانتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں۔

ڈاکٹر ہول نے اپنی تصنیف جیزس ان ہِز کمپنی میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفر کیا کرتے تھے۔ اپنے سفر کے دوران میں چند بیماروں کو بھی صحتیاب کیا۔ اب میں انجیلی معجزات کی مثالیں نقل کرتا ہوں۔ اِس سے یہ عیاں ہو جائے گا کہ مصنفین اناجیل نے معجزات کا ذکر کرتے ہوئے مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے۔ اور معجزات کے بیان میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کی ہے۔

۱۔ مرقس باب ۵ - آیت ۲ تا ۲۰ میں ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک آدمی کے اندر سے بدروح نکالی یعنی بھوت۔ لیکن متی باب ۸ آیت ۲۸ تا ۳۴ میں لکھا ہے کہ دو آدمی تھے جن سے بدروحیں نکالی گئیں

۲۔ مرقس باب ۸ آیت ۲۵ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک اندھے شخص کو بینائی دے دی۔ یعنی اندھا پن جاتا رہا۔

متی باب ۲۰ آیت ۳۰ میں لکھا ہے کہ دو اندھے تھے جن کو بینائی دی گئی تھی۔

مذکورہ بالا مثالوں سے یہ ظاہر ہے کہ متی نے دونوں مثالوں میں ایک اضافہ کر کے دو آدمی کر دئے ہیں۔ شارحین اناجیل نے لکھا ہے کہ اضافہ کر دینا متی کی عادت میں داخل ہے متی کے اضافہ کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگردوں کو کہا کہ فلاں گاؤں سے ایک گدھی کا بچہ سواری کے لئے لاؤ۔ یہ اُس وقت کا واقعہ ہے جب آپ آخری دفعہ یروشلم میں داخل ہوئے تھے۔ مرقس باب ۱۱ آیت ۲ - اس کے برعکس متی باب ۲۱ آیت ۶ [illegible] میں لکھا ہے "پس شاگردوں نے جا کر جیسا یسوع نے ان کو حکم دیا تھا ویسا ہی کیا اور گدھی اور بچے کو لا کر اپنے کپڑے اُن پر ڈالے اور وہ اُن پر بیٹھ گیا"

یہاں پر بھی متی نے ایک کا اضافہ کر دیا۔ شارحین نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فلسطین کے لوگ جذام یعنی کوڑھ وغیرہ کے متعلق یہ خیال کرتے تھے کہ گناہوں اور بداعمالی کی وجہ سے ایسی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو بتایا کہ ایسی بیماریاں شامت اعمال کا نتیجہ نہیں ہیں۔ مرقس کی انجیل کے متعلق بائبل سکالرز کہتے ہیں کہ دوسری انجیلوں کی نسبت زیادہ مستند اور ثقہ ہے اور ساٹھ سے ستر فیصد تک متی اور لوقا کی انجیل نے مرقس سے مواد نقل کیا ہے۔ نیز مرقس انجیل سب سے پہلے لکھی گئی تھی۔

-:(÷):-

میں نے احمدیت کیوں قبول کی ـــ ؟

از مکرم عبد الستار صاحب بٹ ساکن برنتل ترال ـــ کشمیر

آج سے کچھ عرصہ پہلے تک خاکسار کو بعض ذہنی پریشانیاں لاحق تھیں۔ جن کے ازالہ کے لئے مجھے دیگر اسلامی جماعتوں کے علاوہ مسجد احمدیہ سرینگر میں جا کر مکرم [illegible] صاحب کو بھی تبادلۂ خیالات کرنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے مربی صاحب سے سلسلہ کا ضروری لٹریچر لے کر اس کا مطالعہ شروع کیا جس کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ میرے ذہن کے تاریک گوشے منور ہوتے چلے گئے اور بالآخر جب میں نے محسوس کیا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد صحیح اور حقیقی اسلام کی غمازی کرتے ہیں تو میں نے بلا تامل بیعت کے ذریعہ اس آسمانی صداقت کو قبول کر لیا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ احسانہ ذٰلک۔ اس موقعہ پر میں اپنے ہی جیسے دیگر متلاشیان حق و صداقت کے لئے ان محرکات کی نشاندہی کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جو میرے قبول احمدیت کا سبب بنے۔

(۱) ـــ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد (ابوداؤد) کے مطابق جب تیرہویں صدی ہجری تک مجددین آتے رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ چودہویں صدی ہجری اس موعود انعام الٰہی سے محروم رہتی۔ اس حدیث نبوی کی روشنی میں چودہویں صدی ہجری کے دوران اگر ہم مجددیت کا کوئی مدعی پاتے ہیں تو وہ صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

(۲) ـــ جہاں تک عقیدہ حیات مسیح کا تعلق ہے نہ قرآن کریم اس کا دلیل [illegible] ہے اور نہ ہی انسانی عقل اس ڈھکوسلے کو صحیح تسلیم کر سکتی ہے۔ اس طرح یہ عقیدہ بھی کہ امام مہدیؑ بزور شمشیر اسلام کی تبلیغ کریں گے موجودہ مہلک ترین ہتھیاروں کی موجودگی میں کسی جہت سے قرین مصلحت نہیں کہا جا سکتا۔ ان ہر دو امور میں جماعت احمدیہ کا پیش کردہ نظریہ بلاشک انسانی ذہن کی بکلی تشفی کرتا ہے۔ میں اپنے علمی مشاہدہ کی بناء پر بلا تامل کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد بفضلہ تعالےٰ اسلامی اخلاق و اوصاف کا بہترین مرقع ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی تصانیف بالخصوص "کشتی نوح" میں اُسی پاکیزہ تعلیم کو خوبصورت پیرائے میں پیش فرمایا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل دنیا کے سامنے رکھی تھی ـــ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مجھے راہ حق و صداقت میں استقامت عطا فرمائے اور میرے ذریعہ اس علاقے کو نور احمدیت سے منور کرے آمین۔

-:(÷):-

یوم میلاد النبی صلعم کے مبارک و مسعود موقعہ پر

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں جگہ جگہ جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

بھدرواہ

جماعت احمدیہ بھدرواہ میں زیر صدارت مکرم عبدالرحمن خان صاحب سیکرٹری مال مورخہ ۱۹/۱ کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ کارروائی کا آغاز مکرم عبدالرزاق صاحب منٹو کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مکرم عبدالحق صاحب مشتاق کی نظم خوانی کے بعد مکرم ... صاحب ملک، مکرم عبدالحق ... مکرم محمد اقبال صاحب گنائی اور صدر ... نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ اس دوران مکرم مشتاق احمد ... صاحب نے نظم پڑھی۔ اجتماعی دعا کے بعد مجلس برخاست ہوئی۔

خاکسار: عبدالحفیظ وانی، سیکرٹری تعلیم و تربیت

سونگھڑہ

محمد محی الدین پرور سونگھڑہ ... محترم ... صاحب کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلعم مورخہ ۲۱/۱/۸۱ کو منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور عزیز طاہر علی کی نعت خوانی کے بعد مکرم سید رشید احمد صاحب ... خاکسار سید انوار الدین، مکرم مولوی سید فضل ... صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر مجلس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ برخاست ہوا۔ بہت سے غیر از جماعت مقامی دوست بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔

خاکسار: سید انوار الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ

شاہجہانپور

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام خاکسار کی صدارت میں مورخہ ۱۴، ۱۷، ۲۱ اور ۲۲ ماہ (جنوری) کو مشترکہ جلسے منعقد ہوئے جن میں علی الترتیب عزیز محمد زاہد قریشی اور عزیز عبدالباسط ... نے تلاوت کلام پاک کی۔ مکرم محمد عقیل صاحب قریشی، مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی، مکرم عبدالواحد صاحب احمدی، مکرم محمد شاہد صاحب قریشی، خاکسار عبدالحی ... مکرم عبدالماجد صاحب، مکرم محمد شاہد صاحب، ٹیم ایڈووکیٹس عزیز محمد زاہد قریشی، عزیز محمد رضوان قریشی، عزیز عبدالمنان قریشی، عزیز ... احمد فضلی، عزیز عبدالقدیر فرحان، عزیز مبشر احمد، عزیز عبدالمالک، مکرم معز الدین صاحب، عزیزہ عزالہ ... مکرم محمود احمد صاحب ... عزیزہ منیرہ پروین، عزیز محمد اعظم قریشی اور مکرم ماسٹر محمد شاہد صاحب شاہد ... نے تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں۔ خواتین نے بھی ... پردہ اجلاسات سے استفادہ کیا۔ بعض غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔

خاکسار: عبدالحق فضلی مبلغ سلسلہ

تھمولہ

مورخہ ۱۹/۱/۸۱ کو مسجد احمدیہ ... میں مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور عزیز سراج الحق صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم خضر محمود صاحب، مکرم میر عطاء الرحمن صاحب، مکرم میر مظہر الحق صاحب، مکرم میر شفیع الرحمن صاحب، عزیز سلمان سلمہ اور خاکسار نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض درخشندہ پہلوؤں کو پیش کیا۔ تقاریر کے دوران مکرم نصر ... صاحب نے نظم پڑھی۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: فیض احمد مبلغ سلسلہ

دہلی

جماعت احمدیہ دہلی کے زیر اہتمام دار التبلیغ میں مکرم صوفی عبدالشکور صاحب صدر جماعت کی صدارت میں مورخہ ۲۱/۱/۸۱ کو جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم عبدالغفار صاحب سیکرٹری تبلیغ کی نظم خوانی کے بعد مکرم عنایت اللہ صاحب مرزا، شیخ مبلیغ سلسلہ اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب ... دہلوی نے تقاریر کیں۔ مکرم عقیل احمد صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان کی بعض تقاریر کے ٹیپ سنائے اور اجتماعی دعا کے بعد مجلس برخاست ہوئی۔

خاکسار: انیس احمد اسلم ... خدام الاحمدیہ

لجنہ اماء اللہ قادیان

محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی صدارت میں مورخہ ۲۲/۱/۸۱ کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ عزیزہ امۃ المجید بشریٰ کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزہ نصرت بیگم ... کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ امۃ الرفیق، عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ، خاکسار بشریٰ طیبہ، عزیزہ امۃ النصیر (بشریٰ)، عزیزہ ... محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ، عزیزہ نصیر سلطانہ، عزیزہ فریدہ بیگم، عزیزہ طیبہ صدیقہ اور محترمہ صدر صاحبہ نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ عزیزہ امۃ الحی نے نعت پڑھی۔ ناصرات کی پانچ بچیوں عزیزہ مظفر ... عزیزہ طلعت راشدہ، عزیزہ راشدہ پروین، عزیزہ سعیدہ پروین اور عزیزہ طلعت بشریٰ نے ترانہ پڑھا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت محفل برخاست ہوئی۔

خاکسار: بشریٰ طیبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

رشی نگر

محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ رشی نگر کی صدارت میں مورخہ ۱۸/۱/۸۱ کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا انعقاد عمل میں آیا۔ خاکسار عبدالسلام میر کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم غلام رسول صاحب بٹ کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالسلام صاحب ... مکرم محمد ... صاحب بٹ اور محترم صدر مجلس نے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: عبدالسلام میر سیکرٹری تبلیغ

ناصر آباد

یکم ربیع الاول سے ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ تک جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں مکرم غلام نبی صاحب منصور، مکرم مبارک احمد صاحب عابد، مکرم عبدالمنان صاحب، ڈاکٹر مکرم محمد اقبال صاحب ڈار، مکرم نثار احمد صاحب بٹ، مکرم ... احمد صاحب ... مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب، مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب ... مکرم ... احمد صاحب ... مکرم عبدالخالق صاحب بٹ، مکرم ڈاکٹر نثار احمد صاحب اور مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ آخری اجلاس خصوصی تقریب کا حامل تھا جو مکرم غلام نبی صاحب ... کی صدارت میں مکرم محمد امین صاحب گوہر کی تلاوت کلام پاک اور مکرم داؤد احمد صاحب ... کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں دوران تقاریر صدر مجلس مکرم غلام نبی صاحب ... اور مکرم غلام احمد صاحب قوال نے نظمیں پڑھیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

خاکسار: عبدالمنان ... سیکرٹری تبلیغ

لکھنؤ

مورخہ ۱۹/۱/۸۱ کو بعد نماز عشاء عزیزہ ... خیرالدین صاحب مرحوم کے مکان پر مکرم حاجی عبدالقیوم صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ مکرم عارف علی ... صاحب کی تلاوت قرآن حکیم اور مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب کی نعت خوانی کے بعد خاکسار داؤد احمد، مکرم مشتاق احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب اور محترم صدر مجلس نے مختلف عنوانات پر روشنی ڈالی۔ دوران تقاریر مکرم اشتیاق احمد صاحب نے بارگاہ رسالت مآب میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

دوسرے روز مورخہ ۲۰/۱ کو مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ کے زیر اہتمام ... کی ایک اور بابرکت مجلس مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مکرم محمد مشتاق صاحب کی تلاوت قرآن حکیم اور خاکسار داؤد احمد کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمود احمد صاحب اور صدر جلسہ نے سیرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دوران جلسہ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: داؤد احمد ... قائد مجلس خدام الاحمدیہ

ہاری پاری گام

یوم میلاد النبی صلعم کے مبارک موقعہ پر مورخہ ۱۹/۱/۸۱ کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلعم کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم منور احمد صاحب ... کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم ناصر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ... قائد مجلس، مکرم الحاج حکیم ولی محمد صاحب ... اور خاکسار نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی۔

اسی نوعیت کا دوسرا اجلاس بعد نماز مغرب مکرم منور احمد صاحب ... کی ...

کی صدارت میں منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد امین صاحب کی نعت خوانی کے بعد مکرم محمد شفیع صاحب ڈار، مکرم محمد یوسف صاحب پنڈت اور مکرم محمد امین صاحب انبارام۔ اے نے تقاریر کیں
خاکسار: عبد السلام انور مبلغ سلسلہ

یاری پورہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مکرم میر غلام احمد صاحب صدر جماعت کی صدارت میں مورخہ ۱۹/۱ کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ مکرم غلام نبی صاحب ناظر کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز محمود احمد ٹاک کی نظم خوانی کے بعد عزیز میر عبد الرشید صاحب، مکرم عبد المجید صاحب ایم۔ اے اور محترم صدر صاحب نے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اسی دوران عزیز منور احمد ٹاک نے نظم پڑھی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی۔
خاکسار: احسان اللہ ٹاک نائب قائد خدام الاحمدیہ

علی گڑھ

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام خاکسار کی صدارت میں مورخہ ۱۹/۱ کو سیرت النبی صلعم کے سلسلہ میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم محمد ارشد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم کنور سراج علی خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار وسیم احمد ناصر فریدی، مکرم محمد ارشد صاحب، مکرم کنور اسرار علی خاں صاحب اور مکرم کنور سراج علی خاں صاحب نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور ایک مختصر سی مجلس شوریٰ کے بعد محفل برخاست ہوئی۔
خاکسار: وسیم احمد ناصر فریدی پی ایچ ڈی قائد مجلس

آسنور

مورخہ ۱۹/۱ کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کارروائی مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب ون صدر جماعت کی صدارت میں مکرم محمد امین صاحب نائیک کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم صدر الدین ڈار صاحب کی نعت خوانی سے آغاز پذیر ہوئی۔ ازاں بعد خاکسار عبد الحکیم، مکرم ماسٹر عبد الرحیم صاحب شمس اور صدر مجلس نے سامعین سے خطاب کیا۔ اسی دوران مکرم بدر الدین صاحب ڈار نے نظم پڑھی۔

اس سلسلہ کا دوسرا اجلاس بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم عبد العزیز صاحب پنڈت قاضی جماعت منعقد ہوا۔ مکرم گلزار احمد صاحب کی تلاوت کلام مجید اور مکرم عبد الرشید صاحب والنی کی نعت خوانی کے بعد خاکسار عبد الحکیم اور مکرم بشارت احمد صاحب ڈار قائد مجلس نے تقاریر کیں۔ اجتماع دعا پر جلسہ برخاست ہوئے۔ یوم سیلاد النبی صلعم کی خوشی میں جماعت احمدیہ پرچم لہرایا گیا۔
خاکسار: عبد الحکیم سیکرٹری مال

سلوہ ایبلیدر

مورخہ ۱۹/۱ کو مسجد احمدیہ سلوہ میں مکرم عبد الباسط صاحب فاضل کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلعم کا انعقاد عمل میں آیا۔ [illegible] عزیزہ فریدہ نے اور بعد [illegible] کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم عبد الرشید احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار فاروق احمد نیر مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی عبد الباسط صاحب نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد محترم صدر صاحب کی طرف سے حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔
خاکسار: فاروق احمد نیر مبلغ سلسلہ

سرینگر

مسجد احمدیہ سری نگر میں زیر صدارت مکرم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت مورخہ ۲۰/۱ کو جلسہ سیرت النبی صلعم کا انعقاد عمل میں آیا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور عزیز انور کلیم محمد عبد الحلیم ٹاک کی نظم خوانی کے بعد مکرم بابو غلام رسول صاحب بٹ، مکرم عبد المومن صاحب ٹاک، خاکسار محمد یوسف انور اور محترم صدر جماعت نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دوران جلسہ خاکسار محمد یوسف انور اور عزیز نور الحق سلمہ نے نظمیں پڑھیں۔ اجتماعی دعا کے بعد مکرم بابو فضل اکرام صاحب کی جانب سے حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ فجزاہ اللہ خیراً۔
خاکسار: محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ

اٹاری

مورخہ ۱۹/۱ کو بعد نماز عشاء دار التبلیغ میں زیر صدارت مکرم بابو محمد ابراہیم صاحب جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ مکرم فضل حسین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبد الحفیظ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ابرار حسین صاحب، مکرم تفضل حسین صاحب اور محترم صدر مجلس نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت محفل بخیر و خوبی برخاست ہوئی۔
خاکسار: عبد الباری صدر جماعت

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸/۱ کو [illegible] زیر صدارت محبوب نفیس صاحبہ جلسہ سیرت النبی کا انعقاد عمل میں آیا۔ عزیزہ حفیظہ قادر صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزہ بشریٰ فضل صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ عابدہ ناز، عزیزہ مہر جہاں، عزیزہ بشریٰ خاتون، عزیزہ حمیدہ خاتون صاحبہ، عزیزہ ثمینہ اختر، عزیزہ ناہید مریم، عزیزہ امتہ القیوم پرویز صاحبہ، آزیدہ حمیدہ اور محترمہ صدر صاحبہ نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اسی دوران بہنوں نے اجتماعی طور پر دو ترانے اور فرداً فرداً بھی نظمیں پڑھیں۔ جلسہ میں غیر از جماعت بہنوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔
خاکسار: آزیدہ حمیدہ سیکرٹری لجنہ

ناصرات الاحمدیہ شاہجہانپور

مورخہ ۱۸/۱ کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کی صدارت میں ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ عزیزہ سعیدہ بیگم کی تلاوت اور عزیزہ ماہ پارہ کی نظم کے بعد عزیزہ بشریٰ حمید، عزیزہ ماہ جبیں بشریٰ، عزیزہ سعیدہ بیگم اور عزیزہ ماہ پارہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ دوران جلسہ عزیزہ صدیقہ ظفر، عزیزہ ارم خاتون اور عزیزہ ماہ جبیں بشریٰ نے نظمیں پڑھیں۔ کچھ چھوٹی عمر کی بچیوں نے بھی مضامین پڑھ کر سنائے۔ دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔
خاکسار: حمیدہ خاتون سیکرٹری ناصرات

بنگلور

مورخہ ۲۵/۱ کو دار الفضل میں مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ مکرم کلیم احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد اسلم پاشا صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار عبد الرحمن بیگ، مکرم اقبال احمد صاحب جواد، مکرم محمد اسمٰعیل پاشا صاحب، مکرم کلیم احمد صاحب، مکرم ولی احمد صاحب، مکرم عنایت اللہ صاحب نسیم، مکرم جہانگیر کمال پاشا صاحب اور مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب نے سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔
خاکسار: عبد الرحمن بیگ، سیکرٹری تبلیغ

سکندر آباد

مورخہ ۱۸/۱ کو بعد نماز [illegible] الدین بانڈی گنگ میں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم [illegible] صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم [illegible] صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار بشیر الدین الہ دین، مکرم احمد صادق صاحب، مکرم مولوی سراج الحق صاحب اور محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے مختلف عنوانات پر دلچسپ تقاریر کیں۔ اسی دوران مکرم [illegible] عبد الکریم صاحب ملکانہ آف قادیان اور مکرم منصور احمد صاحب آف محبوب نگر نے نظمیں پڑھیں۔ پردہ میں مستورات بھی کثیر تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔
خاکسار: بشیر الدین الہ دین، سیکرٹری تبلیغ

بھرت پور بیوان

مورخہ ۱۹/۱ کو مکرم محمد انوار الحق صاحب آئی۔ اے۔ ایس۔ آئی بہار پولیس کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم مولوی نثار احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم مسعود اقبال آتش کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد عمران صاحب فاضل دیوبند، مکرم محمد انوار الحق صاحب، مکرم اقبال [illegible] صاحب، مکرم [illegible] صاحب، مکرم [illegible] صاحب، مکرم محمد علی صاحب، مکرم [illegible] صاحب اور محترم صدر صاحب نے سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔
خاکسار: اختر پرویز سیکرٹری تبلیغ

یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

۲۰ تبلیغ (فروری)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائے عزوجل کی طرف سے اطلاع پاکر ایک عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ حضرت المصلح الموعود کی پیدائش اور اس کے دنیا کے کناروں تک شہرت پانے اور اس کے ذریعہ غلبہ اسلام کی بشارت دی تھی۔ یہ پیشگوئی جو متعدد پہلوؤں پر مشتمل اسلام کی صداقت اور عظمت ظاہر کرنے کے لئے ایک عظیم الشان آسمانی نشان ہے۔
تمام جماعتیں ۲۰ فروری کو جلسے منعقد کر کے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور جلسہ کی غرض و غایت دوستوں پر واضح کریں اور جلسوں کی روئیداد مرتب کر کے نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کو برائے مختصر اشاعت بدر بھجوائیں۔
(ناظر دعوۃ و تبلیغ، قادیان)

قادیان میں یوم جمہوریہ کی تقریب

مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۸۱ء کو قادیان میونسپل کمیٹی میں یوم جمہوریہ کی تقریب منائی گئی۔ اس قومی تقریب میں جماعت احمدیہ کے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جھنڈا لہرانے کی رسم محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے ادا کی۔ اس کے بعد پردھان میونسپل کمیٹی شری رام پرکاش پربھاکر اور باجوہ صاحب موصوف نے حاضرین جلسہ کو خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے بھی قومی یکجہتی کے موضوع پر تقریر کی۔ چونکہ اسی روز ٹی۔ آئی ہائی سکول تعلیم الاسلام احمدیہ میں مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہو رہی تھی اور ان غیر مسلم عمائدین نے بھی اس تقریب میں شامل ہونا تھا۔ لہٰذا محترم سردار باجوہ صاحب نے اپنی تقریر کے ساتھ ہی یوم جمہوریہ کی تقریب کے اختتام کا اعلان کر دیا۔ اپنی تقریر میں محترم باجوہ صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی سائنسی خدمات کا اعتراف کیا۔ اور ان کی سراہنا کی۔ اور قادیان نواسیوں کی طرف سے آپ کا خیر مقدم بھی کیا۔

(نامہ نگار خصوصی)

درخواست ہائے دعا

● — اہلیہ محترمہ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور کی عارضہ قلب سے کامل شفایابی، مکرم سید محمد یحییٰ صاحب ایم۔ ایس سی مقیم سیرالیون کے بچوں کی صحت و سلامتی، عزیز لئیق احمد عارف مقیم بمبئی کی حکامانہ امتحان میں نمایاں کامیابی و ترقیات، عزیز طاہر احمد عارف مقیم نئی دہلی کی دینی و دنیوی ترقیات، اہلیہ محترمہ مکرم حمید اللہ خان صاحب کے آپریشن کی کامیابی و مکمل صحت یابی، مکرم محمد رفیق صاحب احمدی مقیم انگلینڈ کی پریشانیوں کے ازالہ اور کاروبار میں برکت ہونے نیز مکرم مظفر احمد صاحب کھوکھر اور محترمہ نعیمہ کھوکھر صاحبہ کے بچوں کی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

● — برادرم مکرم عبدالرحمٰن صاحب ملک، محترمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رمضان صاحب میر اور خاکسار کی اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی۔ برادرم مکرم علی محمد صاحب پنڈت فارسٹر کے ہاں محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور پُرنور کی دعاؤں کے طفیل شادی کے بیس سال بعد تولد ہونے والے بچے کی صحت و سلامتی اور نیک، صالح و خادم دین بننے، آسنور کی جماعت کے سب احمدی بچوں اور بچیوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور خود خاکسار اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہے۔ مکرم رمضان صاحب میر نے تحریک دعا کی غرض سے بطور صدقہ مبلغ پینتیس ۳۵ روپے اور مکرم غنی محمد صاحب پنڈت فارسٹر نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں چار صد روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاھما اللہ خیرًا۔

خاکسار: عبدالحکیم سیکرٹری مال آسنور (کشمیر)

● — مکرم غلام رسول شاہ صاحب، مینہ دار کشمیر اپنے بیٹے عزیز شکیل احمد کی ایم۔ اے کی (جیو گرافی) کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن اور چھٹی پوزیشن کے ساتھ نمایاں کامیابی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے عزیز کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

● — محترمہ والدہ مسعودہ بیگم صاحبہ لودھی پور شاہجہانپور (یو۔ پی) اپنی بیٹی اور نواسی کی صحت کے لئے۔

● — مکرم عبدالخالق صاحب بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے بھجواتے ہوئے۔ مکرم عبدالمجید صاحب پڈر (جو ایکسیڈنٹ میں ٹانگ پر چوٹ آنے کے سبب ہسپتال میں داخل ہیں) کی کامل صحت یابی کے لئے۔

● — مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ شیموگہ اپنے بچے عزیز شمس الدین مبارک سلمہ اللہ کے امتحان فارمیسی میں نمایاں کامیابی کے لئے۔

● — مکرم مخدوم حسین صاحب سابق خادم مسجد مبارک قادیان کے دو بیٹے چونکہ ملٹری میں ملازم ہیں اس لئے جناب گورنر پنجاب نے انہیں اعزازی طور پر ۱۵۰/- روپے سالانہ بطور انعام دیئے جانے منظور فرمائے ہیں۔ موصوف مبلغ پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اس انعام کے بابرکت ہونے اور دونوں بچوں کی صحت و سلامتی کے لئے۔

● — محترمہ علیمہ بانو صاحبہ منور آباد۔ سرینگر اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ — (ایڈیٹر بدر)

سیرالیون کے صدر مملکت کی طرف سے مبارکباد (بقیہ صفحہ اول)

میں اسلامی بھائی چارے کے نام پر اپنا سر عقیدت سے جھکاتا ہوں۔ انہوں نے اپنے مختصر قیام کے دوران جو کہ صرف چند سالوں پر محیط تھا ایک عظیم روشنی چھوڑی۔

سیرالیون میں احمدیت کی وسیع تر بنیاد مولوی نذیر احمد صاحب علی نے قائم کی جنہوں نے ۱۹۳۷ء میں کام شروع کیا اور قریبًا دو دہائیوں تک وہ از حد مصروف عمل رہے۔ الحاج نذیر احمد علی نے انتھک محنت سے کام کیا۔ وہ اپنے واحد مقصد کی خاطر ۱۸ سال تک کام کرتے رہے۔ اور وہ اُن لوگوں کے درمیان ہی مدفون ہیں جن کی انہوں نے خدمت کی۔ اور جن سے وُہ پیار کرتے تھے۔ سچے احمدیوں کے طور پر مذہبی زندگی گزارنے کے پہلو بہ پہلو اُن لوگوں کے تعلیمی اور طبی خدمات انجام دینے کی وجہ سے میرے ملک کی سرزمین میں ہر سال مذہبی جوش و جذبہ فروغ پا رہا ہے۔ یہی حال ہمارے عیسائی بھائیوں اور بہنوں کا بھی ہے۔ ہم اپنے ملک میں ہمیشہ مذہبی رواداری کے ساتھ رہتے ہیں۔

یہ بات مناسب نہ ہوگی کہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرنے میں غیر ضروری طور پر اعداد و شمار اور تاریخی تفاصیل میں اُلجھ کر رہ جاؤں۔ یہاں یہ کہہ دینا ہی کافی ہوگا کہ سیرالیون میں ۴۰ سال کے عرصہ میں ۸۰ احمدیہ مساجد ۵۰ پرائمری سکول ۱۴ سیکنڈری سکول ہسپتال اور طبی مراکز مختلف حلقوں میں قائم کئے گئے ہیں۔ یہ بتانے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو بیان کرنے کے لئے کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس کے علاوہ پینتالیس۔ پچاس سال سے کم عرصہ میں ۱۵۰ مشنریوں کی خدمت کا متاثر کرنے والا ریکارڈ ۴۰ لاکھ کی آبادی کے ملک میں اپنی افادیت اور وقعت کو از خود آشکار کر رہا ہے۔ اس کے لئے الفاظ کے کسی گورکھ دھندے میں اُلجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آخر میں میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! میں جمہوریہ سیرالیون کے صدر مملکت ڈاکٹر سیاکا پی سٹیونز وہاں کی حکومت اور عوام کی طرف سے آپ کو دلی مبارکباد کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ خدا کرے کہ آپ کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہمیشہ آپ پر نازل ہوتی رہے۔ آمین۔

شکریہ —!!

(بحوالہ الفضل ربوہ مجریہ ۔ جنوری ۱۹۸۱ء)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325/52686 P.P.

ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۴م مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76560.

آٹو ونگس

دینی نصاب برائے مبلغین و معلمین

جملہ مبلغین و معلمین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا امتحان دینی نصاب سال ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کے لئے مندرجہ ذیل کتب بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ امتحان کی تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

(۱) - تحفۃ الندوہ : تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
(۲) - دعوۃ الامیر : تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "شہادۃ القرآن" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان **۹ راگست ۱۹۸۱ء** بروز اتوار ہوگا۔ احباب اس دینی نصاب میں کثرت سے شمولیت اختیار کر کے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین، احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و برکات سے روشناس کرائیں۔ اور امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

امتحان دہندگان کے لئے کتاب کی رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ (علاوہ ڈاک خرچ) فی نسخہ رکھی ہے۔ کتب نظارت دعوت و تبلیغ سے مل سکتی ہیں ⁂

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

فہرست ملک

منظوری انتخاب زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

مندرجہ ذیل زعماء مجالس انصار اللہ بھارت کی ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء تک کے لئے منظوری دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو زیادہ سے زیادہ احسن رنگ میں مقبول خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

نمبر شمار	نام مجلس	نام زعماء
۶۱ -	بریشہ	مکرم مرتضیٰ علی صاحب۔
۶۲ -	تالگام	" مسلم حسین صاحب۔
۶۳ -	چودوار	" فضل الرحمن خان صاحب۔
۶۴ -	رنگاؤں	" آدم خان صاحب۔
۶۵ -	ارکھ پٹنہ	" رحمت خان صاحب۔
۶۶ -	موسٰی بنی مائنز	" شیخ ابراہیم صاحب۔
۶۷ -	گوری دیوی پیٹھ	" محمد عبد النبی صاحب
۶۸ -	ناصر آباد (کشمیر)	" غلام نبی صاحب منصور ایم۔اے۔بی ایڈ۔
۶۹ -	ہاری پاری گام	" غلام حسن صاحب آغا۔
۷۰ -	کٹک	" سید ابو الصالح صاحب۔

درستی انتخاب

قبل ازیں اخبار "بدر" مورخہ ۸/۵/۲۲ میں مجلس انصار اللہ مرکرہ کا انتخاب شائع ہوا تھا۔ اب دوبارہ ترمیم انتخاب کی اشاعت کی جاتی ہے۔

احباب درستی کر لیں :-

مکرم کے۔ ایس۔ عمر صاحب زعیم مجلس انصار اللہ مرکرہ۔

اسی طرح اخبار بدر ۸/۳/۲۷ میں مجلس انصار اللہ جڈ چرلہ کا انتخاب شائع ہوا تھا۔ اب دوبارہ ترمیم انتخاب کی اشاعت کی جاتی ہے۔ احباب درستی کر لیں :-

مکرم محمد ابراہیم خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ جڈ چرلہ ⁂

ادائیگی زکوٰۃ سے متعلق چند احادیث نبوی

(۱) فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال اس کے سامنے ایک گنجے بڑی کچلیوں والے سانپ کی صورت میں کھڑا کیا جائے گا۔ اور اس کے گلے میں بطور طوق ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ سانپ اُسے کہے گا کہ میں تیرا وہ مال اور خزانہ ہوں جس کی تُو نے زکوٰۃ ادا نہ کی تھی۔

(۲) مستورات کے لئے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی زینب سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم میں خطبہ دیا۔ اور فرمایا کہ اے عورتوں کے گروہ! تم ضرور صدقہ (زکوٰۃ) ادا کیا کرو۔ خواہ زیوروں سے ہی ہو۔ کیونکہ قیامت کے دن جہنمیوں میں تمہاری اکثریت ہوگی۔

(۳) ایک دفعہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عورتیں آئیں جن کے ہاتھوں میں سونے کے دو کڑے تھے تو حضورؐ نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی ہو؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم کو قیامت کے دن سونے کی بجائے آگ کے کڑے پہنائے جائیں۔ جس پر اُن دونوں عورتوں نے فوراً زکوٰۃ ادا کی۔

جملہ احباب جماعت اپنی حیثیت، اور آمد کے مطابق صدقہ (زکوٰۃ) ادا فرمادیں ⁂

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

تقریب شادی و رخصتانہ

خاکسار کی دختر عزیزہ نصرت جہاں بیگم کے نکاح کا اعلان عزیزم فاروق احمد خان صاحب ابن مکرم رشید احمد خان صاحب مرحوم کے ساتھ جون ۱۹۷۹ء میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب نے فرمایا تھا۔ بچی کے رخصتانہ کی تقریب ۸ رجنوری ۱۹۸۱ء کو خاکسار کے مکان پر عمل میں آئی۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدر آباد نے مختصر خطاب کے بعد اجتماعی دُعا کرائی۔

اسی طرح خاکسار کے لڑکے عزیزم محمد مظہر الدین احمد کا نکاح عزیزہ قدسیہ بیگم سلمہا بنت مکرم مرزا احمد اللہ بیگ صاحب سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۱۹۷۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔ ۹ رجنوری کو عزیز کی شادی خانہ آبادی کی تقریب میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدر آباد نے اجتماعی دُعا کروائی۔ دُوسرے دن ۱۰ تاریخ کو عزیزم محمد مظہر الدین احمد کے ولیمہ کی دعوت دی گئی۔ اس تقریب میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان معہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب نے شرکت فرما کر اجتماعی دُعا کروائی۔ اور دولہا دلہنوں کو دعاؤں سے نوازا۔

احباب جماعت دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین اور سلسلہ کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ اللّٰھم آمین ⁂

خاکسار :- محمد صادق حیدر آباد - (آندھرا)

لاؤڈ اسپیکر

جماعت احمدیہ شاہجہان پور نے مجلس خدام الاحمدیہ شاہجہان پور کے زیر انتظام جماعتی ضروریات کے لئے ایک نیا اور اچھا لاؤڈ اسپیکر خرید کیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس سے احسن رنگ میں فائدہ اُٹھانے اور دُور دُور تک پیغامِ احمدیت پہنچانے کی ہم لوگوں کو توفیق عطا فرمائے اور ہماری ناچیز مساعی میں برکت رکھ دے۔ آمین

خاکسار : عبد الحق فضل
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شاہجہانپور